REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO.R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
REGD.NO.P/GDP. 3

جلد ۳۴
شمارہ ۳۹

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- شکیل احمد طاہر
سید وسیم احمد عجب شبیر

شرح چندہ
سالانہ ۳۴ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۰ محرم ۱۴۰۶ھ | ۲۶ تبوک ۱۳۶۴ ہش | ۲۶ ستمبر ۱۹۸۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۲ تبوک (ستمبر)۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں"۔ الحمد للہ۔ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے عزیز آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصد عالیہ میں حضور کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اور محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج دفتر وقف جدید مع رفقاء مقبوضہ کشمیر کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ مکمل کر کے بتاریخ ۱۸ کی شام کو بخیر و عافیت واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ۔

● ربوہ سے بذریعہ ڈاک موصولہ اطلاع کے مطابق محترم سید احمد صاحب ناصر خلف حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کو ماہ رواں کے شروع میں دل کا دوبارہ حملہ ہونے پر ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ ڈاکٹروں نے کم و بیش دو ماہ آرام کا مشورہ دیا ہے۔ واضح رہے کہ عرصہ قریباً دو سال قبل موصوف کا امریکہ میں بائی پاس اپریشن ہوا تھا۔ قارئین سے موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے

اور

مجھے یقین ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً حاضر ہوئے ہوں گے!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے محترم حضرت چوہدری صاحبؓ کے فضائل و اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

قادیان ۱۹ تبوک (ستمبر)۔ لندن مشن کی طرف سے موصولہ نیوز بلیٹن ۲۳ کے مطابق سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۶ ماہ رواں کو مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ میں محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غایت درجہ اخلاص، بزرگی، تقویٰ و طہارت نفس اور روحانیت کے مدارج عالیہ پر انتہائی ایمان افروز اور دلنشین پیرائے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور نماز جمعہ کے بعد آپؓ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت چوہدری صاحب کی المناک وفات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ سورہ کہف میں خدا تعالیٰ کے نیک اور برگزیدہ بندوں کے لئے کَلِمَۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ان کلمات میں سے ایک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور دوسرے تمام مومنین۔ حضور نے فرمایا

میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت چوہدری صاحبؓ بھی ان کلمات میں سے ایک ہیں۔ انہیں تقویٰ کا بلند ترین مقام حاصل تھا اور یقیناً وہ خدا کے حضور رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً حاضر ہوئے ہوں گے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ حضرت چوہدری صاحبؓ اللہ تعالیٰ کی محبت میں غرق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بدرجہ کمال اتباع کا ایک جیتا جاگتا نمونہ تھے۔ حضور علیہ السلام نے اپنی تصنیف "تجلیات الٰہیہ" میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ:-

"میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔"

یہ پیشگوئی دیگر کئی افراد جماعت کے علاوہ حضرت چوہدری صاحبؓ کی ذات میں بھی پوری ہوئی۔ آپؓ سیاست، قانون اور خطابت کے میدان کے شہسوار تھے یہی وجہ ہے کہ آپؓ کے اشد ترین مخالف بھی بارہا آپؓ کی برتری کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی اُس وقت بھی پوری ہوئی جب آپؓ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے۔ آپ نے اسمبلی کی اخلاقی اور روحانی اقدار کو بلند کیا اور بلا استثناء دنیا کی تمام اقوام آپ کے چشمۂ فیض سے سیراب ہوئیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت چوہدری صاحبؓ نے عربوں، فلسطینیوں، دوسرے مسلمان ممالک اقوام عالم کے حقوق کے لئے جو مخلصانہ جدوجہد کی وہ ہمیشہ یاد رہے گی۔

حضور نے فرمایا کہ اہم ترین سرکاری و غیر سرکاری مصروفیات ہونے کے باوجود آپؓ ہمیشہ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہے۔ خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد میں نے اپنے سب سے پہلے کشف میں حضرت چوہدری صاحبؓ کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے دیکھا تھا۔ کشف میں اللہ تعالیٰ نے آپؓ سے دریافت کیا کہ اپنے مشن کی تکمیل کے لئے انہیں مزید کتنا عرصہ درکار ہوگا۔ حضرت چوہدری صاحبؓ نے جواب دیا کہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

انہیں جب بھی ہوش آیا انہوں نے نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا

لاہور (رپورٹنگ ڈیسک) سر ظفر اللہ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ دو روز پہلے تک بولتے چالتے رہے جب بھی انہیں ہوش آتی تو وہ پوچھتے کونسی نماز کا وقت ہے اور اس کے بعد اپنے اہل خانہ کے بارے میں دریافت کرتے کہ وہ کس حال میں ہیں ان کے قریبی ذرائع کے مطابق جب انہیں مراکش کے شاہ کے پیغام کے بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے اس کے جواب میں شکریئے کا خط بھیجنے کے لئے کہا اس کے علاوہ انکی خیریت معلوم کرنے کے لئے جن حضرات کے پیغامات آتے رہے ان میں سے بیشتر پیغام انہیں پڑھکر سنائے جاتے رہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۲ ستمبر ۱۹۸۵ء صفحہ ۱)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۲۶ تبوک ۱۳۶۴ ہش

پُرسوز اور بیش قیمت نصائح

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی اندوہناک وفات ایک عظیم جماعتی سانحہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ دُنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتوں کو اِس المناک قومی اور ملی سانحہ سے جو شدید دلی صدمہ پہنچا ہے اس کا کسی قدر اندازہ اُن قرار دادہائے تعزیت سے کیا جاسکتا ہے جو اطراف و اکنافِ عالم سے ہمیں موصول ہو رہی ہیں۔ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ حسبِ گنجائش ان قرار دادوں کو جلد از جلد شائع کرکے عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے غمگین دلی جذبات کی ترجمانی کرسکیں۔ واللہ المستعان وھو الموفق۔

عموماً یہی دیکھا گیا ہے کہ دُنیا جانے والوں کے محض نام کو زندہ رکھنے کی فکر کرتی ہے۔ جبکہ مذہبی اور رُوحانی جماعتوں کے افراد اپنے اسلاف کے ذکرِ خیر کے ساتھ ساتھ اُن کے نیک کاموں کو بھی زندۂ جاوید بنائے رکھتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کے بیشتر لمحات اِسی فکر اور تدبیر کی نذر کر دیتے ہیں کہ جماعتی زندگی کے تسلسل کو برقرار رکھتے کا یہ احساس نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا رہے۔ اور جماعت کی ہر نئی نسل اپنے رُوحانی منصب و مقام سے آگاہ ہوکر خود سے وابستہ عظیم جماعتی ذمہ داریوں کو بخوبی ادا کرنے کی اہل بنتی چلی جائے۔ تاکہ جب بھی کسی جلیل القدر بزرگ کی وفات سے اجتماعی زندگی میں کوئی خلا رُونما ہو، نئی نسل آگے آئے اور اُس خلا کو پُر کر دے۔

قومی زندگی کے تسلسل کو برقرار رکھنے کی اِسی لگن کو نوجوانانِ احمدیت کے ذہنوں میں جاگزیں کرنے کے لئے بزرگانِ سلسلہ نے وقتاً فوقتاً انہیں انتہائی پُرسوز اور بیش قیمت نصائح فرمائی ہیں۔ آئیے! موجودہ جماعتی سانحہ پر ہم اُن نصائح کو ایک بار پھر اپنے ذہنوں میں مستحضر کریں۔

۞ ـــ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:ـــ

"...... یہ بڑے خطرات کے دِن ہیں۔ اس لئے سنبھلو! اپنے نفسوں سے دُنیا کی محبت کو سرد کردو۔ اور دین کی خدمت کے لئے آگے آؤ اور اُن لوگوں کے علوم کے وارث بنو جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت پائی۔ تاتم آئندہ نسلوں کو سنبھال سکو۔ تم تھوڑے تھے اور تمہارے لئے تھوڑے مدرس کافی تھے۔ مگر آئندہ آنے والی نسلوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی۔ اور اُن کے لئے بہت زیادہ مُدرس درکار ہوں گے۔ پس اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کردو۔" (الفضل یکم اپریل ۱۹۴۴ء)

۞ ـــ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ کی وفات پر قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:ـــ

"مَیں جماعت کے نوجوانوں کو بڑے دردِ دل کے ساتھ نصیحت کرتا ہُوں کہ وہ مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے تیاری کریں اور اپنے دل میں ایسا عشق اور غیرتِ دین کا ایسا جذبہ پیدا کریں کہ وہ صرف جماعت میں کوئی خلا نہ پیدا ہو بلکہ ہمارے آقا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے طفیل جماعت کی آخرت اُس کی اُولیٰ سے بھی بہتر ہو۔" (الفضل ۳ مارچ ۱۹۶۰ء)

۞ ـــ قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی وفات پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے فرمایا:ـــ

"میرے عزیزو! میرے پیارو!! ہشیار باش۔ خدا تعالیٰ کا کلام بہت وسیع المعنیٰ اور بہت جگہ حاوی ہونے والا ہوتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو، نیک نمونے بنو۔ ایسا نہ ہو کہ اِتنا قُرب پاکر، اتنے عزیز و قریب ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک نام پر دھبہ لگانے والے اور دُشمنوں کو استہزاء اور طعن و شماتت کا موقع دینے والے بن جاؤ۔"

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۶۳ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان پُرسوز اور بیش قیمت زرّیں نصائح پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نونہالانِ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ ؎

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

خورشید احمد انور

قلمی چہرہ

مصورِ فطرت جناب حسن نظامی لکھتے ہیں:ـ

"دراز قد۔ مضبوط اور بھاری جسم۔ عمر چالیس سے زیادہ۔ گندمی رنگ۔ چوڑا چکلا چہرہ۔ فراخ چشم۔ فراخ عقل۔ فراخ علم اور فراخ عمل۔ قوم مسلمان۔ عقیدہ قادیانی۔ چُپ رہتے ہیں۔ اور بولتے ہیں تو کانٹے میں تول کر۔ اور بہت احتیاط کے ساتھ پُورا تول کر بولتے ہیں۔"

"سیاسی عقل ہندوستان کے ہر مسلمان سے زیادہ رکھتے ہیں۔ وزیرِ اعظم، وزیرِ ہند اور وائسرائے اور سب سیاسی انگریز اُن کی قابلیت کے مداح ہیں۔ اور ہندو لیڈر بھی بادِل ناخواستہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ شخص ہمارا حریف تو ہے مگر بڑا ہی دانشمند حریف ہے۔ اور بڑا ہی کارگر حریف ہے۔"

"گول میز کانفرنس میں ہر ہندو مسلمان اور ہر انگریز نے چودھری سر ظفر اللہ خان کی لیاقت کو مانا۔ اور کہا کہ مسلمانوں میں اگر کوئی ایسا آدمی ہے جو فضول اور بے کار بات زبان سے نہیں نکالتا اور نئے زمانہ کے پیچیدہ پالیٹکس کو اچھی طرح سمجھتا ہے تو وہ چودھری سر ظفر اللہ ہے۔ میاں سر فضل حسین قادیانی نہیں ہیں۔ مگر وہ اِس قادیانی کو اپنا سیاسی فرزند اور سپوت بیٹا تصور کرتے ہیں۔ سر ظفر اللہ ہر انسانی عیب سے پاک اور بے لوث ہے۔"

(سالنامہ "مُنادی" دہلی بابت سنہ ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۶۹)

جوابِ آں غزل

"لولاک" ۱۵ مارچ ۱۹۸۵ء میں سید امین گیلانی کے اشعار پڑھ کر

جب احمدی نے کلمہ سینے پہ ہے سجایا — بدبخت مولوی کیوں چہرہ ترا مرجھایا
کہنے لگے کہ تم ہو دُشمن اور نام کے مسلماں — لولاک کا ایڈیٹر، ہو یا اللہ وسایا
دُنیا کا ہر مسلماں بھیجے ہے اُس پہ لعنت — جس نے نبی کی مسجدوں سے کلمے کو ہے مٹایا
کہنے سے دوسروں کے کافر نہ بن سکیں گے — ہم کہتے تو ہیں قرآں سینوں میں ہے بسایا
تم ضال بن رہے ہو، گمنام مر رہے ہو — لوزان کی کا حشر ہے ہم نے تمہیں بتایا
طاہر میاں تو نصرت اللہ سے جڑی ہے — ہیبت ہے ہم پہ طاری اور خوف تم پہ چھایا
انگلینڈ چھیڑ کیا ہے؟ دُنیا کا رہنما ہے — ہے بدبخت جس نے کچھ بھی نہ اُس سے پایا
مہدی کو جب سے مانا نعمت یہ ہم نے پائی — دُنیا کو ہم نے چھوڑا اور آخرت کو پایا
یاں دِل میں سب فروزاں شمعِ محمدی سے — اُس نور پر میں قرباں جس نے یہ دِن دکھایا
لائے گا کہ نہ ایماں پچھتائے گا عمر بھر — کیوں نقشِ بد نے تیرے ہے آج رنگ لایا

گالی گلوچ شیوہ تیرا ہُوا گیلانی
تُو سوچ خود ہی دِل میں کیا فرض ہے نبھایا

رشید چوہدری۔ لندن۔

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ ظہور (اگست) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ رُوح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔

(ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ لا قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ز وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ صلے وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ لا لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ط وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ط وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝

(سورۃ الاحزاب آیات ۲۳ تا ۲۶)

اور پھر فرمایا:-

پچھلے دنوں یہاں ایک

ختمِ نبوّت کانفرنس

کا بہت چرچا تھا۔ کانفرنس سے قبل بھی بہت اخباروں میں اس کا پروپیگنڈہ کیا گیا اور کانفرنس کے بعد بھی وہ پروپیگنڈہ جاری رہا، اب تک جاری ہے اس کے پیچھے بعض بڑی بڑی حکومتیں تھیں اور بعض بہت خطرناک ارادے لے کر جماعت احمدیہ کے خلاف ایک گہری سازش کے ساتھ اس کانفرنس کا پروگرام بنایا گیا۔ اور اس پر عمل کیا گیا۔ چونکہ جن علماء سے ہمیں واسطہ ہے ہمارا تجربہ ہے کہ بہت جھوٹ بولتے ہیں، مبالغہ آرائی کی آخری حدیں بھی پھلانگ جاتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے یہ واپس اپنے اپنے ملکوں میں جاکر وہاں بھی اسی طرح جھوٹ بولیں جیسے یہاں بولتے رہے اور ایسی غلط خبریں اس کانفرنس کے متعلق دیں، ایسے غلط تاثرات دیں کہ ان ملکوں میں بسنے والے احمدی کسی غلط فہمی کا شکار ہو جائیں اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ آج کے خطبے میں اس کانفرنس کو موضوع بناؤں تاکہ دنیا بھر کی جماعتیں مطلع رہیں کہ اس کانفرنس کے مقاصد کیا تھے، اس کا پس منظر کیا تھا، کس حد تک یہ کامیاب ہوئی، کیا اثرات اس نے غیر از جماعت احمدیہ مسلمانوں پر چھوڑے اور جماعت احمدیہ پر اس کانفرنس کے کیا اثرات ہوئے؟ اس کے علاوہ بھی بعض اُمور ایسے ہیں جن کا اس کانفرنس سے تعلق ہے اگر وقت ملا تو اس خطبے میں ورنہ انشاء اللہ آئندہ خطبے میں ان کو بیان کروں گا۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اتنے بڑے شور کے باوجود، باوجود اس پروپیگنڈے کے کہ گویا تمام انگلستان کے غیر احمدی مسلمان اُمڈ پڑیں گے اس کانفرنس کے لئے خود ان کی توقعات بھی بہت تھوڑی تھیں

شور بہت زیادہ تھا

لیکن دل ان کو بتا رہا تھا کہ بہت کم لوگ آئیں گے چنانچہ جو ہال کرائے پر لیا گیا تھا اس کی کل وُسعت دو ہزار سات سو آدمیوں کو بٹھانے کی تھی اور جو تصویریں شائع ہوئی ہیں اور جو ہمارے نمائندگان نے جائزہ لیا ہے اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ کم سے کم پانچ سو سیٹیں وہاں خالی رہیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد حاضرین کی دو ہزار دو سو بنتی ہے جبکہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسے پر جو کہ U.K کا سالانہ جلسہ تھا نہ کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ تھا جو جماعت احمدیہ U.K کی مساعی کے نتیجے میں منظم کیا گیا تھا اور اس کے پیچھے کوئی حکومتیں نہیں تھیں کوئی تیل کی دولت نہیں تھی، کوئی فوجی آمر نہیں تھا جس کی پُشت پناہی حاصل ہو، اس کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے اس چھوٹی سی جماعت میں سات ہزار کی تعداد میں اس جلسے میں لوگ شامل ہوئے، تو کوئی نسبت نہیں ہے، اتنا پروپیگنڈہ، اتنا خرچ، مفت بسیں بھی چلائی گئیں اور کانفرنس سے پہلے چھوٹے چھوٹے جلسے کئے گئے مختلف شہروں میں اور وہاں جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی بھی کی گئی، گند اُچھالا گیا اور تحریک کی گئی کہ کثرت کے ساتھ چلو اور آج تمہاری اسلامی غیرت کا سوال ہے۔ آج ثابت کر دو کہ تم ناموسِ ختمِ نبوّت کے پروانے ہو اور تم میں سے ہر شخص جان فدا کرنے کے لئے تیار ہے۔ عجیب و غریب محاورے استعمال کئے گئے اور یہ اُمور کے بعد کا ماحصل ہے۔ چنانچہ جو تصویریں میں نے خود دیکھی ہیں حیرت ہوتی تھی دیکھ کے کہ بڑی بڑی جگہیں بیچ کے بیچ پورے خالی پڑے تھے بیچ میں۔

یہ تو خیر ظاہری کامیابی ہے یا ناکامی جو بھی اب یہ لوگ کہیں اس کو۔ دلائل کا ان کا خلاصہ یہ تھا کہ گندی گالیاں، الزام تراشی، فحشاء پھیلانا، اور ایسی ایسی لغو قسمیں کھانا کہ کوئی شریف انسان تصور بھی نہیں کر سکتا اس کو ان باتوں کو پڑھ کر بھی حیا آجاتی ہے کہ یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں؟ یہ ہے خلاصہ ان کے دلائل کا اور

سب سے بڑی دلیل

جو اس کانفرنس میں جماعت احمدیہ کے خلاف دی گئی وہ یہ تھی کہ ان کو قتل کر دو میرا نام لے کر بھی اور آپ لوگوں کے نام لئے بغیر بھی ہر احمدی کو قتل کر دو اس کے سوا اور کوئی دلیل نہیں ہے ان کے جھوٹا ہونے کی اور بڑے فخر کے ساتھ یہ پروگرام شائع کئے گئے اور یہ اعلان کئے گئے کہ اب ہم پاکستان پہنچ کر ان کو اس طرح ٹھیک کریں گے کہ اعلان کیا جائے گا کہ تین دن کے اندر اندر تم لوگ یا یہ وطن چھوڑ دو یا توبہ کر کے ہمارے اندر شامل ہو جاؤ یا ہم تمہیں قتل کر دیں گے جو تھا کوئی علاج ہی نہیں اور یہ اعلان کرتے ہوئے بالکل بھول گئے کہ من وعن بعینہٖ یہی اعلان قرآن کریم سے ثابت ہے کہ گزشتہ انبیاء کے مخالفین ہمیشہ کرتے آئے ہیں اور کسی ایک نے بھی یہ اعلان نہیں کیا۔ قرآن کریم کی بیان کردہ تاریخ کو اُٹھا کر دیکھ لیجئے دیگر مذاہب کی اپنی اپنی کتابوں کو اُٹھا کر دیکھ لیجئے ایک نبی نے بھی یہ اعلان کبھی نہیں کیا کہ یا ہم تمہیں اپنے گھروں سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں لوٹ آؤ یا (اس بات میں تیسری چیز انہوں نے زائد کی ہے وہ پہلے نہیں کی گئی تھی) کہ یا جس بات پر تم یقین رکھتے ہو اُس بات کا اعلان کرنا چھوڑ دو۔ یہ نئی نئی ایجادات تو ہوتی رہتی ہیں دنیا میں تو یہ اُن کی دنیا کی نئی ایجاد ہے۔ بہر حال قرآن کریم نے جو دو باتیں بیان کی ہیں نمایاں وہ یہ ہیں یا تو تم ہمارے پاس آکر شامل ہو جاؤ ورنہ ہم تمہیں وطنوں سے نکال دیں گے یا ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔

یہ تینوں اعلان ہیں جو ہمیشہ

گزشتہ زمانے کے انبیاء کے مخالف

کرتے رہے اور کبھی کسی ایک نبی نے بھی اپنے مخالفین کے لئے نہیں کیا تو کس کی سنت پر یہ اعلان ہو رہے تھے جب خدا عقلیں مارنے پر آتا ہے تو باوجود علم کے ان لوگوں کی عقلیں ماری جاتی ہیں۔ قرآن کریم پڑھتے تو ہیں [illegible] کم از کم چوہانے [illegible] پڑھتے ہوں۔ یہ داستانیں [illegible] ان کو نظر نہیں آ گیا ہے

ہو ہی نہیں سکتا کہ پتہ نہ ہو کہ حق کے مخالفین کی دلیلیں کیا کیا تھیں اور بغیر شرمائے وہ ساری دلیلیں اپنالیں اور حق کے پرستاروں کی جو دلیل تھی وہ ہمارے لئے رہنے دی اور تو کیا کہتے ہیں اگر ہمارا دل نہ مانے تمہاری ان باتوں کو تسلیم کرنے پر پھر بھی ہم تمہاری طرف لوٹ آئیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ایمان تو دل کا قصہ ہے۔ مذہب کی تبدیلی یا مذہب پر قائم رہنا تو عقل و دانش سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ سمجھ نہ آئے اور پھر تمہارے اندر ہم شامل ہو جائیں؟ اگر تمہیں منافقین چاہئیں تو تمہارے اندر اس کثرت سے پہلے موجود ہیں اور تم نے کیا کرنے ہیں منافقین؟ کہ چند لاکھ اور منافقین شامل ہو جائیں گے اور تمہیں ٹھنڈ پڑ جائے گی۔ اتنی بے معنی، اتنی لغو باتیں کی گئی ہیں کہ حیرت ہوتی ہے دیکھ کر کہ کیوں ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور یہ سوچتے کیوں نہیں کہ اس کا کیا اثر پڑے گا؟

بہر حال، جہاں تک دلائل کا تعلق ہے ان دو دلائل کے سوا کوئی دلیل وہاں پیش نہیں کی گئی۔ گند بولے گئے ہیں جماعت احمدیہ کے بزرگوں پر، نہایت گندی بہتان تراشی کی گئی ہے اور اسی لغویات اور فحش میں وہ لوگ خود بخود مبتلا ہو کر ایسی ایسی لغو قسمیں کھاتے رہے ہیں کہ کوئی شریف انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور جماعت احمدیہ کو ایک دلیل دی ہے تبلیغی،

کیسا عمدہ تبلیغ کا ذریعہ ہے

یہ سوچئے تو سہی؟ مذہب پھیلانے کے لئے کیسی اچھی دلیل ہے کہ یا تم اپنے وطنوں سے نکل جاؤ یا تم ہمارے اندر شامل ہو جاؤ ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے؟ اگر اس دلیل کے ساتھ مذہب پھیلانے ہوتے تو بالکل اور ہی نقشہ ہوتا مذہب کی تاریخ کا۔ آدم سے لے کر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک کی تاریخ بالکل نئے سرے سے نئی لکھی جاتی۔

جہاں تک اثرات کا تعلق ہے ہمارا جائزہ یہ کہتا ہے کہ اکثر غیر احمدی شرفاء اور جب میں اکثر کہتا ہوں تو بھاری تعداد مراد ہے معمولی نہیں۔ بھاری تعداد اُن کی اس میں سرے سے شامل ہی نہیں ہوئی جیسا کہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے اور اُنہوں نے اس کو درخور اعتناء ہی نہیں سمجھا۔ وہ جانتے تھے کہ اس قسم کے مولوی پہلے بھی دیکھے ہوئے ہیں۔ یہاں بھی پہنچ گئے ہیں۔ آئیں گے چند دن رونقیں لگائیں گے، چیلے لگا کے واپس چلے جائیں گے۔ اور قطعاً انہوں نے اس کے اوپر کوئی توجہ نہ دی۔ اور جو شامل ہوئے ان میں

ایک بہت بڑی تعداد

مولویوں کی، مولویوں کے سرپرستوں کی بہار، جو مدارس ہیں ان مدارس میں پڑھنے والوں کی۔ کچھ جن کو بازاری لوگ کہا جاتا ہے۔ عوامی سطح کے اوباری مزاج کے آدمی ہر ملک میں پائے جاتے ہیں اور یہ سارے وہ ہیں جو کھینچ کھار کر انہوں نے اکٹھے کئے تھے۔ کل دو ہزار دو سو یا اس سے کچھ کم تعداد بنتی ہے۔

اور گالیاں دینے کے نتیجے میں انہوں نے جو دوسروں پر اثرات چھوڑے وہ یہ ہیں کہ مولویوں کے خلاف شدید نفرت کا ردّ عمل پیدا ہوا ہے اور جو پہلے احمدیت سے ناآشنا بھی تھے اُن میں ایک بہت بڑی تعداد ہے جس نے توجہ کرنی شروع کر دی ہے اور اب جو توجہ ہوئی ہے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی طرف، جماعت احمدیہ کے حالات معلوم کرنے کی طرف اس سے پہلے اس کی کوئی مثال نظر نہیں آتی ایک حصہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے شدید معاندین کا بھی ہے جو لٹریچر پھینک دے گا یا نہیں پڑھے گا لیکن جو تبصرے اطلاعیں مل رہی ہیں بعض جو پہلے شدید معاند بھی تھے۔ ان گالیوں کو سننے کے بعد اُن جماعت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور بیعتیں بھی ملنی شروع ہو گئی ہیں خدا کے فضل سے چنانچہ

یہ سال جو گزر رہا ہے

جس میں علماء نے پروپیگنڈے کئے ہیں انگلستان میں پاکستانیوں کی بیعتوں کے لحاظ سے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے گزشتہ دس سال میں یہاں پاکستانیوں نے اتنی بیعتیں نہیں کی تھیں جتنی اس ایک مولویوں والے سال میں کیں تو یہ ان کا نقصان ہے جو انہوں نے ہمیں پہنچایا کہ جو ان کے تھے وہ ہمارے بنتے چلے گئے جو ان کے مداح تھے یا ان کی خیالی بزرگی سے متأثر تھے وہ ان کی فحش کلامی سن کر ان سے متنفر ہونے لگے اور جن کو احمدیت میں کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ دلچسپی لینے پر مجبور ہو گئے آخر اُن کو فرق محسوس ہوتا ہے کردار کا۔ ہر انسان کو خدا تعالیٰ نے فطرت سلیمہ بخشی ہوئی ہے کہ جب وہ اچھی چیز کو دیکھتے ہیں تو ضرور دل پہ اثر پڑتا ہے جب بدی کو دیکھتا ہے تو کچھ نہ کچھ تنافر پیدا ہوتا ہے خواہ خود بھی بد ہو تو جماعت احمدیہ اور غیر جماعت احمدیہ کی جو ملائیت ہے اس کا موازنہ کرنے کا یہاں موقع ملا ہے۔ دوسرا بھجوانے والوں نے یہ نہیں سوچا اور بہت بڑی حماقت ہوئی ہے اُن سے کہ پاکستان کا ماحول اور ہے اور باہر کا ماحول اور ہے پاکستان میں کچھ حکومت کے جبر ہیں ہماری بات سنانے نہیں دیتے ان کو۔ کچھ وہاں عام ان پڑھ لوگ اس کثرت سے ہیں بے چارے کہ اُن میں مذہبی تعصب کا پایا جانا ایک قدرتی امر ہے اور باہر کی دُنیا کے تہذیب و تمدن اُنہوں نے دیکھے نہیں ہوتے ہوتے اب چھوٹے چھوٹے قصبات میں بعض ایسے ہیں جن کی زندگیاں گزر جاتی ہیں بعض اپنے دیہات اپنے ضلعوں سے باہر نہیں جا کے دیکھتے تو

اس قسم کے ماحول میں

جب مولوی جا کر تقریریں کرتے ہیں چونکہ ان کو خود اپنا علم نہیں اپنے دین کا علم نہیں اور دُنیا کی شائستگی سے واقف نہیں ہوتے اس لئے وہ بد اثرات قبول بھی کر لیتے ہیں اس کا اظہار بھی اسی طرح کر دیتے ہیں لیکن وہی لوگ جب یہاں آتے ہیں مزدوریوں کے لئے ان پڑھ بھی ہوں تو یہاں آ کر اُن کی آنکھیں کھلتی ہیں اُن کو دُنیا میں ایک برابری کا احساس پیدا ہوتا ہے اُن کو محسوس ہوتا ہے کہ انسان ایک دوسرے انسان کے اوپر ویسے کوئی فوقیت نہیں رکھتا بلکہ اپنی قابلیت سے اپنی دلیل سے فوقیت اس کو حاصل کرنی پڑتی ہے۔ برابر کا مقابلہ ہو رہا ہوتا ہے اس وجہ سے ان کی ذہنیتیں بدلنے لگتی ہیں تو پاکستانی ہی سہی مگر ایک بدلی ہوئی ذہنیت لے کر یہاں پہنچے ہوئے ہیں اور پھر بہت سے ایسے ہیں جو پاکستان سے ہی نہایت سلجھی ہوئی ذہنیتیں لے کر آئے ہیں کیونکہ بہت سے تعلیم یافتہ لوگ اس وجہ سے سفر کرتے ہیں بیرونی دُنیا میں کہ پہلے ہی وہ روشن خیال اور کھلے دماغ کے ہوتے ہیں اور ان کے لئے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ پس لیبر ہو یعنی عام مزدور، مزدوری کرنے والے یا اہل دانش ہوں یہ دونوں جو طبقات یہاں آ چکے ہیں وہ ملائیت کو بحیثیت ملائیت قبول نہیں کر سکتے اُن کے ذہنوں میں اور ملائیت کے اندر ایک دُوری پیدا ہو چکی ہے۔

"مَیں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دُوں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:۔ گلوب ربر مینوفیکچررس ۱؍۲ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:۔ 27-0499
گرام:۔ "GLOBEXPORT"

تو ہم جو کہا کرتے تھے کہ یہ ہیں تمہارے ملّاں شاید وہ بھول چکے ہوں، اتنا اثر نہیں پڑتا تھا مگر جب دیکھا ہے آنکھوں کے سامنے تو ردِّ عمل پیدا ہوا ہے الحمدللہ کہ خدا کے فضل کے ساتھ اس ردِّ عمل سے جماعتِ احمدیہ پورا فائدہ اٹھا رہی ہے اور ابھی اٹھاتی چلی جائے گی۔

ایک اور بالکل اُلٹ نتیجہ

یہ نکلا ہے یعنی مقاصد جو لے کے آئے تھے اُس کے بالکل برعکس یہاں آکے یہ بتانا چاہتے تھے کہ گویا نعوذ باللہ من ذالک جماعتِ احمدیہ پاکستان کو بدنام کرا رہی ہے اور پاکستان کے دشمن ہیں یہ مولوی جو آئے ہیں اتنی بدنامی کروا گئے ہیں پاکستان کی کہ اُن پر وہی مصرعہ صادق آتا ہے کہ ؏

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اُس کا آسماں کیوں ہو

باہر کی آواز دُنیا پہلے ہمارے منہ سے سُنتی تھی کہ اس قسم کے مولوی وہاں ہیں ہیں اور نہ عقلیں ہیں ان کو نہ انسانیت کے توازن ان کے اندر ہیں، نہ دین جو اخلاق پیدا کرتا ہے وہ ان کے اندر ہیں۔ ہر قسم کے اعلیٰ صفات سے قریباً قریباً عاری بیٹھے ہوئے ہیں یعنی وہ مولوی جو جماعتِ احمدیہ کی مخالفت میں آگئے ہیں اور جو اُن میں سے سرفار ہیں اُن کو زبان نہیں۔ عجیب ملک کی حالت ہے بیچارے کی شرفاء کی کثرت ہے اس کے باوجود شرافت گونگی بیٹھی ہوئی ہے اور جو چند نمونے ہیں وہ بولتے ہیں اُن کا یہ حال ہے جو آپ جانتے ہیں؟

تو ہم کہتے تھے تو لوگ مانا نہیں کرتے تھے کہ کیسے ہو سکتا ہے؟ دلیلیں دینی پڑتی تھیں بعض اقتباسات بھی دکھانے پڑتے تھے اخبارات کے لیکن اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو کہ کس قسم کا مولوی ہے جس سے ہمیں رابطہ ہے جس سے ہمیں واسطہ پڑا ہوا ہے اس کا اثر ہی اور ہوتا ہے۔

لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ

دور کی باتیں سُننا اور بات ہے آنکھوں سے دیکھ لینا کسی مولوی کو اور اس کی باتیں سُن لینا اپنے سامنے رُو برو یہ بالکل اور بات ہے۔ چنانچہ خوب پھرے ہیں ہر جگہ اور ایسا گندہ ردِّ عمل انہوں نے پیدا کیا ہے کہ سارا ملک بدنام ہو گیا ہے

یہ وہ معزّزین ہیں جن کے پیچھے ساری حکومت ہے

جن کی خاطر حکم دیا جاتا ہے سفیرِ پاکستان کو کہ جا کر ان کی مجلس میں بیٹھو۔ مجھے تو بیچارے کی شکل دیکھ کے رحم آرہا تھا۔ ہمارے سفیر صاحب بڑے معزز شریف آدمی ہیں، کس مصیبت میں مبتلا بیٹھے ہوئے تھے وہاں۔ توبہ کرتے ہوں گے واپس جا کے کہ میں کہاں پھنس گیا تھا لیکن حکم حاکم مرگِ مفاجات والا قصہ تھا۔ بیٹھنا ہی پڑا ہے اُن کو گند سُننے کے لئے۔

تو جو پاکستانی شرفاء ہیں ان میں بھی شدید ردِّ عمل ہوا ہے اور جو غیر ہیں اُن کو پتہ چلا ہے کہ یہاں بیٹھ کر جو یہ کہہ رہے ہیں کہ جنت میں جانا ہے تو ان کے خلیفہ کو قتل کرو اور ہم گارنٹی دیتے ہیں کہ تم سیدھا جنت میں جاؤ گے اور اگر تم نے جنت میں جانا ہے تو احمدیوں کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکو ہر مرد، ہر احمدی عورت، ہر احمدی بچے کو قتل کر دو۔

یہاں اس آزاد ملک میں بیٹھ کر جو یہ کہہ رہے تھے اب ہم ان کو بتا سکتے ہیں کہ ہمارا کیا قصور ہے۔ ہم نے جو تمہیں باتیں بتائی تھیں ذرا اندازہ تو کرو ایسے ملک میں جہاں کا بادشاہ ان کی پشت پناہی کر رہا ہو وہاں یہ

کیا کچھ کہتے ہونگے

جن کا یہاں یہ حال ہے

وہاں یہ کیسے کیسے گرجتے ہوں گے گھروں میں تو جو ہے بھی شیر ہو جایا کرتے ہیں۔ ایسے شکاری جانور جن کو خون لگا ہو انسان کا وہ تو اپنے غار میں اپنے ماحول میں اس قدر خطرناک حیثیت اختیار کر جاتے ہیں کہ بعض طاقتور جانور بھی پاس سے نہیں گزر سکتے تو ان کا یہاں آکر یہ حال تھا اپنے وطن میں یہ ہمارے متعلق کیا کیا باتیں کرتے ہوں گے اور کیسے کیسے ان کے مطالبے ہوں گے یہ باتیں جو پہلے لوگ نہیں مانا کرتے تھے اب مان گئے اور ایسی پاکستان کی بدنامی کروائی ہے اور ایسی اسلام کی انہوں نے بدنامی کروائی رہی ہے کہ شرم آتی ہے سوچ کر۔

پہلے خمینی صاحب کے قصے چلا کرتے تھے اب کچھ عرصہ ان مولویوں کے قصے چلیں گے اس ملک میں یعنی کئی ایک خمینی طاقت میں آگئے ہیں اور کئی اور کئی خمینی ہیں جن کو طاقت نصیب نہیں ہوئی ورنہ بیچ میں سب کا وہی حال ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ خمینی صاحب اک مہذب انسان ہیں وہ فحش کلامی نہیں کرتے وہ بعض اصولوں پر قائم ہیں اور بعض اصولوں کے قائل ہیں وہ اصول غلط ہیں ملائیت کی وجہ سے لیکن ان پر وہ عمل بڑی دیانت داری سے کرواتے ہیں جو کہتے ہیں وہ کرتے ضرور ہیں اور ان مولویوں کا یہ حال ہے کہ کہتے رہے یہاں ہر ایک کو کہ خوب قتل کرو اور بالکل نہیں ڈرنا اور

ایک بھی احمدی کو قتل مولوی نے نہیں کیا

کبھی جرأت نہیں ہے۔ لوگوں سے مرواتے پھرتے ہیں اگر ایسی آسان جنت ہے کہ پاکستان میں تو یہاں تک بھی کہنے والے تھے کہ نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خود استقبال کے لئے آئیں گے جنت میں کہ یہ مرزائی کو مار کر آیا ہے اور کہتے ہیں کہ کچھ نہیں پوچھیں گے۔ نمازیں پڑھتے تھے کہ نہیں؟ فاسق فاجر تھے کہ نہیں؟ قرآن کریم میں جو احکام دئے ہیں اُن پر عمل کرتے تھے؟ اور جن باتوں سے منع فرمایا ہے اُن سے رُکتے تھے یا نہیں رُکتے تھے؟ کہتے ہیں کوئی سوال نہیں ساری عمر تمہاری بدکاریوں میں گزر چکی ہو ایک مرزائی کو قتل کرو اور اگر اس کے نتیجے میں مارے جاؤ تو پھر دیکھنا قیامت کے دن تمہارے سے کیا ہوتی ہے نعوذ باللہ من ذالک حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم استقبال کریں گے۔

یہ ان مولویوں کے تصورات ہیں اور یہ وہ دین لے کے یہاں پہنچے اپنا نعوذ باللہ من ذالک تو آپ اندازہ کریں کہ کس قدر اسلام کی اور پاکستان کی انہوں نے بدنامی کرائی ہوگی۔

افسوس ہے اور حسرت ہے

کہ رحمۃ للعالمین کے نام پر یہ وہاں سے آئے تھے اور نفرتوں کے سفیر بن کے چلے گئے۔ افسوس ہے اور حسرت ہے کہ سلامتی اور امن کے پیغمبر کے نام پر وہاں سے آئے تھے اور بدامنی اور فساد پھیلا کر آخر یہاں سے رخصت ہو رہے ہیں، کن دعاوی کے ساتھ یہ لوگ چلتے ہیں کیا کر دکھاتے ہیں جا کر۔ بس ان کے ہاں تضاد ہے قول اور فعل کا لیکن خمینی صاحب کے اندر سختی ضرور ہے جو ایک ملائیت کی پیداوار ہے طبعی مگر قول و فعل کا تضاد کوئی نہیں یہی وجہ ہے کہ قوم کے اندر اُن کی بڑی عزت پائی جاتی ہے اور یہی ایک وجہ ہے کہ ہم بھی اُن کی عزت کرتے ہیں اس نقطۂ نگاہ سے لیکن ان لوگوں کا

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" (الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش:- SK. GULAM HADI & BROTHERS — READY MADE GARMENTS

DEALERS — CHANDAN BAZAR PO, BHADRAK DISTT BALASORE (ORISSA) PH NO 122-253

عجیب حال ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ پر کوئی نظر نہیں ہے اُن کو نہیں جانتے کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ بہت بڑا گناہ ہے کہ اگر تم کہو کچھ اور منہ سے اور کرو کچھ اور۔ جو کہتے ہو وہ کر کے دکھاؤ

پس

اگر اتنی آسان جنت ہے

تو سب سے پہلے مولویوں کو آگے جانا چاہیئے اور چھپ کر حملے نہیں کرنے چاہئیں احمدیوں پر دن دہاڑے پکڑ کر احمدیوں کو قتل کرنا چاہیئے اور مولوی آگے آگے ہوں اور اس کے بعد اپنا نام پیش کریں اور کہیں کہ ہمیں جنت سے محروم نہ کرو وہاں جا کر جھوٹی قسمیں کیوں کھاتے ہیں کہ ہم نہیں تھے؟ قاتلوں کے حق میں جھوٹی گواہیاں کیوں دیتے ہیں؟ جنت سے کیوں روکتے ہیں پھر قسمیں کھا کھا کر؟ عجیب ہے تضاد ان کے کردار کا اتنا جھوٹ بولتے ہیں اور پھر اسلام اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور ناموس محمد مصطفی کے نام پر۔

بہر حال کلیۃً اس حیثیت سے یہ کانفرنس ناکام رہی ہے اور جہاں تک جماعت احمدیہ کو ڈرانے کا تعلق ہے ایک مقصد اس کانفرنس کا یہ بیان کیا جاتا ہے اور کچھ تو یہ بیان کرتے ہیں کچھ اطلاعیں ہمیں ملتی رہتی ہیں کیونکہ اس وقت پاکستان کا یہ حال ہے کہ وہاں جو سازشیں بن رہی ہوتی ہیں اور پنپ رہی ہوتی ہیں یا جو جماعت احمدیہ کے خلاف منصوبے بنائے جاتے ہیں اُن سب کی اطلاعیں ہمیں مل جاتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ جب جماعت احمدیہ کی مخالفت ہو جب جماعت احمدیہ کے خلاف منصوبے بازی ہو تو اس میں مولوی ضرور شامل ہوتا ہے اور ایک لحاظ سے یہ پیٹ کے بھاری ہوں گے لیکن فی الحقیقت

پیٹ کے ہلکے

ہیں۔ بات تو ہضم ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے ان کے حلقہ احباب سے ساری باتیں پہنچ جاتی ہیں۔ تمام کاروائیاں ہم ملے تھے۔ اور بڑے فخر سے پھر کہتے ہیں کہ صدر مملکت نے ہم سے یہ یہ وعدے کئے ہیں خاموشی میں اندر بیٹھ کر انہوں نے ہم سے یہ یہ باتیں کی ہیں۔ یہ مقاصد ہیں۔ تمام اپنے حلقہ احباب میں یہ گپیں مارتے ہیں یا وہاں سچ بھی بولتے ہوں گے وہ ساری باتیں یہاں پہنچ جاتی ہیں۔

تو خلاصہ یہ اُن کا جو ایک یہ تھا کہ وہ کہتے یہ ہیں اللہ بہتر جانتا ہے یہ کس حد تک سچ بول رہے ہیں یا جھوٹ بول رہے ہیں کہ اس بارے میں حکومت پاکستان کے ساتھ ان کا پورا اتفاق ہو چکا ہے اور سمجھوتہ ہو گیا ہے ایک دوسرے کے ساتھ مفاہمت ہے کہ اگر اس دور میں یعنی صدر ضیاء کے دور میں جماعت احمدیہ تباہ نہیں ہوئی تو پھر کبھی تباہ نہیں ہو گی۔ اگر اس دور میں ان کی خلافت تباہ نہ ہوئی تو پھر یہ کبھی تباہ نہیں ہو گی۔

اس لئے مولویوں کی باتیں جو ہم تک پہنچی ہیں وہ یہ ہیں کہ مولوی تو وہاں یہ کہتے ہیں کہ حضور آپ کے سر سہرا ہے بس۔ آپ اب یہ کام کر جائیں تو ہمیشہ کی زندگی پا جائیں اور اتنا عظیم تاج آپ کے سر پہ رکھا جائے گا جو کوئی نہیں پھر چھین سکے گا اور وہ ان کو یہ کہتے ہیں کہ ہاں پھر کام کرو یہ تاج میرے لئے جیتو اور تمام حکومت کی مشینری تمہاری سرپرستی میں کھڑی ہے تمہاری پشت پناہی کر رہی ہے

جہاں تک سعودی عرب کا تعلق ہے

ان کا بھی جو نام آرہا ہے ان کے مقاصد کیا ہیں یہ الگ مضمون ہے بڑی تفصیل کے ساتھ اس کا بھی تجزیہ ہم کر چکے ہیں جانتے ہیں کہ کیوں۔ لیکن جب تک ہم واقعات پر نظر نہ رکھیں دفاعی کاروائی نہیں کر سکتے بہر حال اس نیت کے ساتھ یہ علماء بھجوائے گئے کہ وہاں جا کر ایسی نیتیں پیدا کریں تا کہ ان نفرتوں کے سائے میں جب ہم قتل و غارت کریں تو احمدی خوف زدہ ہو جائیں ان میں (PANIC) پھیل جائے۔ وہ پہلا مخالفت سے متنفر یا خوف زدہ ہونے لگ جائیں کہ اس نے ہمیں

مصیبت میں ڈالا ہوا ہے اور ایک عام بددلی پھیل جائے اور پھر خلیفہ وقت کو اس طرح قتل کرواؤ کہ نیا انتخاب ربوہ میں ہونے نہ دیا جائے اور ساری مرکزیت جماعت کی منتشر ہو کر رہ جائے۔ یہ منصوبہ ہے کس قدر بیوقوفی والا منصوبہ ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ جماعت کی تاریخ پر نظر تو کر کے دیکھیں کہ یہ جماعت ہے کیا چیز؟ جتنی مخالفت کرتے ہو تم اتنی ہی جماعت قربانیوں کے معیار میں بڑھ رہی ہے۔ ہر دن بدن کب احمدی کوئی پیچھے ہٹا ہے؟ جتنے تم حملے ان کی جانوں پر کرتے ہو ہزار ہا جانیں تڑپنے لگتی ہیں کہ کاش ہم ہوتے جنہوں نے جان قربان کی ہوتی وہی نقشہ جو قرآن کریم نے کھینچا ہے

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ

یہ تو جماعت تم جیسی جماعت ہی نہیں ہے تم سمجھ ہی نہیں سکتے کس مٹی سے خمیر ہے اس جماعت کا قرآنی مٹی سے

اس جماعت کا خمیر

اُٹھایا گیا ہے اور قرآن کریم جن الفاظ میں حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے غلاموں کا نقشہ کھینچتا ہے وہ اس زمانے تک محدود تو نہیں تھا مراد یہ تھی قرآن کریم کی کہ ہر زمانے میں محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے غلام بہر حال یہی نمونے دکھاتے رہتے ہیں اُن کا خمیر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک انفاس سے برکت حاصل کرتا ہے اور جس کا خمیر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے پاک انفاس سے برکت لے کر اٹھایا ہو اس کو کون مٹا سکتا ہے؟ اس کی خصلتیں کون تبدیل کر سکتا ہے تو قرآن کریم فرمایا ہے کہ یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ جب ان کو ڈرایا جاتا ہے تو اور زیادہ شیر ہو جاتے ہیں۔ جب اُن کو بتایا جاتا ہے کہ ساری دنیا تمہارے خلاف اکٹھی ہو چکی ہے تو رد عمل اتنا شدید ہوتا ہے اس کے خلاف کہ وہ اکٹھے ہوتے ہیں بجائے منتشر ہونے کے اور یہ جواب دیتے ہیں کہ الحمد للہ واقعی تم اکٹھے ہو گئے ہو اس کی تو ہمیں خبر دی گئی تھی۔ ہمارا تو ایمان بڑھ گیا ہے اس سے پہلے وہی یہ نہیں کہتے خدا گواہی دیتا ہے مَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا دو باتیں ہیں جو تم ان منصوبوں کے ذریعے ان سے چھیننا چاہتے ہو ان کا جذبہ اطاعت جس کو تسلیم کہتے ہیں۔ یہ ہمیں کھائے جا رہا ہے اور ان کا ایمان انتشار پیدا کرنے کے لئے یہ

دو مرکزی قوتیں

ہیں جن پر حملہ کرتا ہے دشمن تو فرمایا جب تم حملہ کرتے ہو اور تو پوری اجتماعیت کے ساتھ پورے اجماع کے ساتھ حملہ کرتے ہو اُس وقت ان دونوں چیزوں میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اُن میں اضافہ ہو جاتا ہے اور جب تم ان کے معصوم انسانوں کو قتل کرتے ہو تو سمجھتے ہو باقی ڈر کر پیچھے ہٹ جائیں گے فرماتا ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ وہ جو قربانی کے لئے چنے جاتے ہیں جن کو قربانی کی سعادت نصیب ہوتی ہے یہ وہ مردان حق ہیں جو خدا کے نزدیک سچے ٹھہرے، صادق تھے اور انہوں نے اپنے عہدوں کو پورا کر دیا اُن کو ذبح ہوتے دیکھنے والے ان کو ذبح ہوتے دیکھ کر ڈرا نہیں کرتے فرمایا

ارشادِ نبویؐ

اِذَا اَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ (ابن ماجہ)

ترجمہ

جب تمہارے پاس کسی قوم کا بڑا آدمی آئے تو اس کا اچھی اکرام کیا کرو

محتاجِ دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۔۔۔ کہ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جن کو خوش قسمتی سے اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ کچھ دوں کی اُمنگوں کو پورا کرنے کی توفیق نصیب ہو گئی۔ کچھ ایسے ہیں جو انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اُن کے

اِس انتظار اور اس تمنّا کی کیفیت

کو تم ہر گز تبدیل نہیں کر سکتے وہ اپنے بھائیوں کو قربان ہوتے دیکھ کر اور زیادہ تڑپتے ہیں کہ کاش ہم آگے بڑھیں اور ہم سے بھی ایسا ہی سلوک کیا جائے مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا بڑی قوت کے ساتھ خدا تعالےٰ نے اُن کے حق میں گواہی دی ہے۔ بڑی شان کے ساتھ ان کے صدق کے حق میں گواہی دی کہ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ایک ذرہ برابر بھی ایک شوشہ بھر بھی تم ان کو تبدیل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پس یہ ردِّ عمل ہے جماعتِ احمدیہ کا اور یہ اثرات ہیں جو اس کانفرنس نے یہاں کبھی چھوڑے ہیں۔

پہلے جب پاکستان کے احمدیوں پر مظالم کے قصّے سُنتے تھے جماعت یہاں کی تو بہت بے قرار ہو۔ تی تھی کہ ہم اتنی دُور بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے بھائی مصیبتوں میں مبتلا ہیں جب یہاں آ کر انہوں نے اشتعال انگیزی کی ہے تو کچھ دلوں میں حوصلے بڑھے ہیں کچھ اطمینان پیدا ہوا ہے کہ بہت اچھا جو دُور کی باتیں تھیں وہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھیں گے۔ خود وہ کیفیات نئے دلوں سے گزرتی ہوئی دیکھیں گے اُن قربانیوں میں ہم بھی شامل ہوں گے۔ اس لئے ایک بھی احمدی نہیں ہے جس کو یہ ڈرا سکے ہوں

ہر قسم کے خطرات کیلئے

جماعت ہر جگہ دُنیا کے کونے کونے میں تیار بیٹھی ہوئی ہے۔ جہاں جانا ہے تم قسمت آزما کر دیکھ لو۔ تمہارے مقدر میں جو ناکامی لکھی ہوئی ہے وہ مقدر کبھی تبدیل نہیں ہو گا اور جماعتِ احمدیہ کے مقدر میں جو عزم اور تسلیم و رضا اور ایمان لکھے ہوئے ہیں۔ یہ مقدر بھی کبھی تبدیل نہیں ہو سکتا۔ کلیتہً ناکام رہی ہے یہ کانفرنس اگر ڈرانے آئی تھی۔

جہاں تک خلیفہ وقت کے قتل کا تعلق ہے خلیفہ وقت میں تو جماعت کی جان نہیں ہے خلافتِ احمدیہ میں جان ہے ایک خلیفہ وقت کو قتل کرو گے دوسرا خلیفہ وقت وہی باتیں کہے گا اسی طرح کہے گا اس کو بھی اسی طرح خدا تعالےٰ کی تائید حاصل ہو گی جس طرح اس سے پہلے کو تھی۔ تم نادان ہو جو یہ سمجھتے ہو کہ ایک خلیفہ وقت کے قتل کے ساتھ جماعت احمدیہ مر سکتی ہے جماعتِ احمدیہ کے خلفاء پر تو وہی بات صادق آتی ہے کہ

إِذَا سَيِّدٌ مِّنَّا خَلَا قَامَ سَيِّدٌ

قَؤُوْلٌ لِّمَا قَالَ الْكِرَامُ فَعُوْلُ

کہ دیکھو ہم میں سے جب ایک سردار مارا جاتا ہے گزر جاتا ہے، تو اس کے بدلے دوسرا سردار اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ نیک باتیں کہتا ہے، عظیم باتیں کہتا ہے جس طرح پہلا اس سے کہتا چلا گیا تھا اور اسی طرح ان باتوں پر عمل کر کے دکھا دیتا ہے۔ ایک کے بعد دوسرا احمدی اُٹھتا چلا جائے گا

ہر سر جو کاٹا جائے گا

اُس کے بدلے خدا ایک اور سر عطا کرے گا جماعت کو اور ہر سر اُسی طرح معزز ہو گا خدا کی نظر میں جس طرح پہلا سر معزز تھا۔ ہر سر کو خدا ہدایت عطا فرمائے گا اُس کی ذات میں ہدایت نہیں ہو گی۔ ہر دل کو خدا قوت قدسیہ بخشے گا اس کے ذاتی دل کی قوت قدسیہ نہیں تو جماعتِ احمدیہ کی خلافت کو تم کس طرح مار سکتے ہو؟ جماعتِ احمدیہ اپنی ذہانت کے لحاظ سے، اپنی تنظیم کے لحاظ سے اپنی قوتِ عمل کے لحاظ سے نبوّت سے چلا یا فتہ ہے اور جس کو نبوت کی جلا حاصل ہوتی ہو وہ جھوٹے چھوٹے کردار سے مار کھانے والے لوگ ہوا کرتے ہیں بھلا؟ وہ تو دُور کی سوچتے ہیں، پہلے سے اپنے انتظامات مکمل کرتے ہیں، ہر احتمال کو پیش نظر رکھتے ہیں اور اُس کا مؤثر جوابی کارروائی کرتے ہیں اور ہر وقت تیار بیٹھے رہتے ہیں۔ جب خدا کا بلاوا آتا ہے وہ تیار حالت میں رخصت ہوتے ہیں اس لئے کتنی بڑی بے وقوفی ہے اور کتنی بڑی بد ظنی ہے؟ بلکہ حیرت ہے تمہاری اپنی عقلوں پر۔ اس جماعت سے اتنا لمبا واسطہ پڑنے کے باوجود یہ بھی نہیں پتہ چلا ابھی تک کہ جماعت کے اندر خدا تعالےٰ نے کیسی کیسی صلاحیتیں رکھی ہوئی ہیں۔ اس لئے خلیفہ وطن میں ہو یا بے وطن ہو

خلافتِ احمدیہ کو خُدا کے فضلوں کا وطن حاصل ہے

اور اس خدا کے فضلوں کے وطن سے خلافتِ احمدیہ کو کبھی کوئی نہیں نکال سکتا۔ خلافتِ احمدیہ کو خدا کی حمایت کا وطن حاصل ہے اس اللہ کی حمایت کے وطن سے تم خلافتِ احمدیہ کو کبھی نہیں نکال سکتے۔ خلافتِ احمدیہ کو خدا کی نصرت کا وطن حاصل ہے اور اس نصرت کی سرزمین سے تم کبھی جماعتِ احمدیہ کو نہیں نکال سکتے اور ہاں جماعتِ احمدیہ کو خدا کی طرف سے ایک رعب عطا ہوا ہے خلافتِ احمدیہ اس رُعب کے ساتھ تمام دُنیا کے اُوپر خدا تعالےٰ کے دین کی خدمتیں سرانجام دیتی ہے اور اس کا رُعب دُور دُور تک اثر کرتا ہے تمہارے دلوں پر بھی یہ پڑتا ہے۔ یہی رُعب ہے جس نے تمہیں خائف کیا ہوا ہے۔ یہی رُعب ہے جس کی وجہ سے تمہارے بدن کانپ رہے ہیں اور تم سمجھتے ہو کہ جب تک خلافتِ احمدیہ زندہ ہے جماعتِ احمدیہ پھیلتی چلی جائے گی اور کبھی نہیں رُک سکے گی تم گواہ ہو اس رُعب کے اگر اور کوئی نہیں۔ اس رُعب کی سرزمین سے جو خدا کی طرف سے عطا ہوئی ہے تم خلافتِ احمدیہ کو کبھی نہیں نکال سکتے۔ کیا تمہارے منصوبے اور کیا تمہاری کارروائیاں۔ حیرت ہے کہ سبق پہ سبق دئے جاتے ہیں اور پھر تم آنکھیں بند کر لیتے ہو اور غافل ہو جاتے ہو۔

کچھ حصّے ایسے ہیں اس کے پس منظر کے جن میں صرف جماعتِ احمدیہ کو دلچسپی نہیں بلکہ سارے پاکستان کو دلچسپی ہونی چاہیئے۔ تمام پاکستان کو دلچسپی ہونی چاہیئے۔ اور وہابی فرقہ کے علاوہ دیگر مسلمان فرقوں کو بھی دلچسپی ہونی چاہیئے اور پس منظر اس کا کیا ہے؟ مقاصد کیا ہیں؟ کس حد تک وہ اس میں کامیاب ہوئے یا ہو سکتے ہیں؟ یہ ایک الگ داستان ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو ان امور سے بھی آگاہ کرنا ضروری ہے تاکہ وہ خود ان باتوں کو سمجھ کر دوسروں تک پہنچائیں یا پھر جس طرح کہ خطبات کثرت سے دُنیا میں پھیلائے جا رہے ہیں براہِ راست جو دوست ان کو سُننا چاہتے ہیں ان کو سُنائیں اور ان کو بتائیں کہ اسلام کے خلاف اسلام کے نام پر کیا کیا سازشیں ہو رہی ہیں؟ اور ذاتی اغراض کے لئے اسلام کے مقدس نام کو کس طرح استعمال کیا جا رہا ہے؟ کیا کیا احتمالات ہیں اس کے نتیجے میں؟ پس اس کے متعلق انشاء اللہ چند جو باتیں رہ گئی ہیں وہ آئندہ بیان کروں گا

هُوَ النَّاصِرُ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیے

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی

(فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹)

احبابِ جماعت سے میں یہ کہتا ہوں کہ وہ

مُستعد رہیں اور آنکھیں کھول کر زندگی گزاریں

پہلے بھی خدا کے فضل سے مُستعد ہیں۔ لیکن دُشمن جو یہاں پہنچا ہے یہ خاص منصوبوں کے تحت پہنچا ہے۔ جو گالیاں دی گئیں ہیں یہ بھی خاص منصوبوں کے تحت گالیاں دی گئی ہیں۔ مقصد یہ تھا ہی نہیں کہ دلائل کے ذریعے احمدیت کو شکست دی جائے کیونکہ دلائل ان کے پاس ہیں کوئی نہیں۔ بار بار ان دلائل کی شکست یہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں اس لئے اگر دلائل ہوتے ان کے پاس تو ہمیں وہاں کیوں نہ اجازت دیتے کہ ہم دلائل کے ساتھ ان کا مقابلہ کریں؟ اور پھر ہمیں ہرا نے شکست دیتے اور ذلیل کرتے اپنے ملک میں کہ دیکھو یہ ان کی دلیلیں تھیں ہم نے توڑ کر یہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ دلائل تو تھے ہی نہیں اس لئے یہاں آئے ہیں صرف گالیاں دینے کے لئے اور اشتعال انگیزی کے لئے اور اس کے پیچھے بھیانک سازشیں ہیں۔ اس لئے باوجود اس کے کہ ہم خدا کی راہ میں مرنے کے لئے تیار ہیں مگر خدا کی رضا ہم سے یہ چاہتی ہے کہ اپنی قیمتی جانیں بے وجہ نہ دیں کیونکہ دُنیا کو بھی ہماری ضرورت ہے۔

یہ

ایک عجیب قسم کا توازن

ہے جو بڑا ہی باریک توازن ہے اس کو سمجھنا بھی ضروری ہے اور اسی طرح اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ جب صحابہؓ کو شہادت کی طرف بلایا جاتا تو بڑے ذوق و شوق کے ساتھ جاتے تھے لیکن کبھی یہ نہیں آپ نے دیکھا کہ کسی صحابیؓ نے تلوار اُٹھانے میں دیر کر دی ہو اور دُشمن کو موقعہ دیا ہو کہ پہلے وہ وار کر دے۔ کبھی آپ نے یہ نہیں سُنا ہوگا کہ کسی صحابی نے اپنی خامی شیلڈ اُٹھانے میں دیر کر دی ہو اور دُشمن کو موقعہ دے دیا ہو کہ وہ اس پر کامیاب وار کرے تاکہ وہ شہید ہو جائے۔ عجیب توازن تھا ان کی زندگیوں میں شہادت کا۔ شوق ایسا کہ دُعائیں کرواتے تھے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے کہ دُعا کریں کہ ہم شہید ہو جائیں اور بار بار یہ عرض کرتے تھے جنگ کے دَوران بھی اور لڑتے اس شدت کے ساتھ تھے اور اپنا دفاع ایسی کامیابی کے ساتھ کرتے تھے کہ نہیں شہید ہو سکتے تھے۔

یہ جو زندگی کی کیفیت ہے حیرت انگیز دُنیا اس سے ناواقف ہے سوچ بھی نہیں سکتی۔ یہ اہلِ ایمان کا ہی صرف کرشمہ ہے۔ مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپؐ کے غلاموں نے اس کو خوب کھول کر ہمارے سامنے رکھ دیا ہے یہ وہ

بظاہر تضاد لیکن فی الحقیقت تضاد سے عاری

چیز ہے۔ خلوص اور تقویٰ اور سچائی کے ساتھ ہم جو ایمان رکھتے ہیں بالکل اسی ایمان کو جب عملی دُنیا میں ڈھالا جاتا ہے تو اس قسم کے نظارے پیش آتے ہیں۔ ہمارا نظریہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے دفاع کے لئے اپنی کامیابی کے لئے جتنی صلاحیتیں بخشی ہیں وہ تمام کی تمام انتہائی جدوجہد اور کوشش کے ساتھ خدا کی راہ میں صرف کر دی جائیں اور اس راہ میں اگر موت آئے تو اسے اپنی خوش نصیبی سمجھیں۔ موت کی دُعا کریں مگر ان معنوں میں نہیں کہ ہماری غفلت سے ہم پر موت آئے۔ موت کی دُعا ان معنوں میں کہ اے خدا ہم حد کر دیں سب کچھ پھر بھی ہمیں تو اپنی راہ میں اپنی خاطر بُلا لے۔ یہ ہے وہ ایمان کی اندرونی کیفیت جس کے نتیجے میں وہ نظارے دیکھنے میں آئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں بکثرت دیکھنے میں آتے تھے۔

چنانچہ جنگِ اُحد میں یہ ایک عجیب واقعہ پیش آیا اور بار بار آیا کہ ایک صحابیؓ جو بہت ہی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ غیر معمولی جنگی صلاحیتیں رکھتے تھے وہ دُشمن کی صف پر حملہ کرتے تھے بار بار اور اتنی کامیابی کے ساتھ حملہ کرتے تھے اور دفاع کرتے تھے کہ نرغے میں آنے کے باوجود جب صحابہؓ سمجھتے تھے کہ یہ اب واپس نہیں آسکے گا پھر وہ صفیں چیرتا ہوا واپس آجاتا تھا اور واپس آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور کہتا یا رسول اللہ! میرے لئے

دُعا کریں میں شہید ہو جاؤں

میں ابھی تک شہید نہیں ہوا پھر وہ پلٹ کر حملہ کرتا تھا اور پھر اسی طرح دُشمن کی صفیں چیرتا چلا جاتا تھا اور نرغے میں بظاہر پھنسنے کے بعد پھر جیسے سورج نکلتا ہے اُفق سے اسی طرح وہ نمودار ہوتا تھا۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور کہتا یا رسول اللہ میں نے سب کچھ کر دیکھا ہے۔ خطرناک سے خطرناک جگہ بھی پہنچا مگر نہیں شہید ہو سکا۔ میرے لئے دُعا کیجئے کہ میں شہید ہو جاؤں راوی بیان کرتے ہیں ایک دفعہ پھر جب وہ واپس آئے تو اتنی التجا کی اُن کی اور درخواست میں اس تمنا کے اظہار میں کہ اس وقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دُعا کی کہ اے خدا اس کو شہید کر دے۔ کہتے ہیں وہ سورج پھر جب بادلوں کے پیچھے گیا ہے تو پھر واپس نہیں لوٹ سکے دیکھا گیا۔ پھر وہ دُوسرے رُوحانیت کے اُفق میں نمودار ہوا ہے ایک اور اُفق پر وہ اُبھرا ہے مگر نئی شان کے ساتھ اور نئی چمک کے ساتھ

یہ ہے وہ توازن جو جماعتِ احمدیہ میں میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں کیا آپ کا خدا دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ وہ توازن ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنے صحابہ میں پیدا کر کے دکھا دیا تھا۔

پس اپنے دفاع سے غافل نہ ہوں

شہادت کی تمنّا کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے

کہ آپ کو جو خدا تعالیٰ نے حقوق دئے ہیں اپنے دفاع کے اُن سے غافل ہو جائیں۔ کیونکہ شہید ہونے والے کو تو دُکھ نہیں ہوگا وہ تو خوش نصیب ہوگا وہ تو فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَة۔ خدا کی قسم کھاتا ہوا یہاں سے جائے گا کہ ہاں خدا کی قسم ربِّ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن ان کے پیچھے ہیں وہ لوگ جن کو ایک ایک بھائی کی جُدائی سے دُکھ پہنچتا ہے خوش نصیبی سمجھتے بھی ہیں لیکن یہ حسرت رکھتے ہیں کہ کاش ہمیں یہ خوش نصیبی پہلے حاصل ہو جاتی تو ہر شہادت پہ جماعت خوش نصیب بھی بنتی ہے اور دُکھ بھی اُٹھاتی ہے۔ یعنی وہی بظاہر تضاد جو پہلی حالت میں پایا جاتا تھا یعنی شہادت سے قبل کی تمنا میں بھی ایک بظاہر تضاد ہے۔ تمنا ہے مگر دفاع ہے اور دفاع بھی انتہا درجے کا اور ذہانت بھی کمال کی پوری طرح دُشمن کے منصوبوں کو سمجھنا اور اس کے مقابل پر تیار ہونا اور پھر جب خدا یہ سعادت نصیب فرماتا ہے اُس وقت جماعت میں ایک تضاد پیدا ہو جاتا ہے۔ خوش نصیبی سمجھتے ہوئے بھی جو پیچھے رہ جاتے ہیں ان کے دلوں میں حسرتیں بھی اُٹھتی ہیں اُن کے دلوں میں دُکھ بھی پیدا ہوتا ہے اپنے ہر بھائی کے دُکھ سے سارا بدن دُکھنے لگتا ہے اس لئے بھی آپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنی پوری طرح حفاظت کریں یہ وہ آزاد ملک ہے جہاں ہر شخص کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے اور ایسے بیسیوں اور ملک ہیں جہاں ہر شخص کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔ مشرق میں بھی ہیں اور مغرب میں بھی ہیں۔ اس لئے آپ ان مشکلات میں سے نہیں گزر سکتے آپ چاہیں بھی تو نہیں گزر سکتے جن مشکلات میں سے پاکستان کا بے چارہ احمدی گزر رہا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو آپ کو سہولتیں دی ہیں اُن سے استفادہ کریں اور دُعائیں بھی کریں مستعد اور بیدار ہو کر زندگی گزاریں لیکن جذبۂ انتقام نہ پیدا ہونے دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں سے آپ کو واسطہ ہے

قرآن کریم میں ایسا اشارہ موجود ہے

کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو اُن کو معاف فرما دے اور ان ہی میں سے اُن اندھیروں میں سے روشنی کی کرنیں پھوٹنے لگیں ان ہی راتوں میں سے

ایک نیا دن طلوع ہو جائے۔ یہ امکان موجود ہے اور ان ہی آیات میں جن کی میں نے تلاوت کی تھی اس بات کا تذکرہ فرمایا گیا ہے لِیَجْزِیَ اللّٰہُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِھِمْ وَیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ؕ

یہاں دو باتیں خاص طور پر قابل توجہ ہیں اوّل یہ کہ صادقین کی مخالفت کرنے والوں کو یہاں کافرین نہیں فرمایا گیا اور منافقین فرمایا گیا۔ اور منافقین کا لفظ کافروں پر بھی اطلاق پاتا ہے۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ ان لوگوں پر اطلاق پاتا ہے جو کہتے کچھ اور ہیں کرتے کچھ اور ہیں۔ تو ایسے مخالفین مراد ہیں جن کے دعوے کچھ اور ہیں اور عمل کچھ اور ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہونے کے نتیجہ میں جو شائستگی، جو اعلیٰ اخلاق، جو کردار ہونا چاہیئے وہ ان میں نہیں ہوتا اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں لیکن

سلامتی کی بجائے بدامنی اور فساد پھیلانے والے

بن جاتے ہیں۔ کافر لفظ سے یہ باتیں ظاہر نہیں ہوتیں لیکن جب منافق کہا جائے تو یہ منظر بخوبی کھل کر سامنے آجاتا ہے کہ جو مخالفین ہیں اُن کے قول اور ہیں اور ان کے کردار اور ہیں لیکن فرمایا: اس لئے کہ خدا تعالیٰ صادقوں کو ان کے صدق کی جزا دے اور منافقین کو عذاب دے اِنْ شَآءَ اگر اللہ چاہے اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اور چاہے تو ان کو معاف فرما دے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ؕ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشش کرنے والا اور بہت رحم فرمانے والا ہے یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ سے مراد معاف فرمانا ان معنوں میں ہے کہ ان کو توبہ کی توفیق بخشے اور پھر ان کی توبہ کو قبول کرلے یعنی جرم کر کے معافی اور بات ہے بلکہ خدا وہ بھی دیا کرتا ہے لیکن بسا اوقات لیکن یہاں یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور پھر اس توبہ کو قبول کرلے تو ان شاء او یتوب علیہم یہ دو جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس موقع پر اظہار رکھے ہیں —

(EXPRESSION) رکھے ہیں ان سے بھاری اُمید بنتی ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہرگز بعید نہیں

کہ اس قوم کو یعنی اُن کی اکثریت کو توبہ کی توفیق بخشے اور ہدایت عطا فرمائے اس لئے جب آپ کو میں کہتا ہوں کہ مقابلے کے لئے تیار رہیں تو ہرگز مراد یہ نہیں ہے کہ نفرت کے ساتھ مقابلے کے لئے تیار رہیں یا انتقامی کارروائیوں کے لئے تیار رہیں۔ آپ کی انتقامی کارروائی تو اصلاح میں ہے اور بخشش میں ہے اور مغفرت میں ہے اور اس آیت کو سننے کے بعد آپ کے دل میں یہ اُمید کی شمع روشن ہو جانی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ان میں سے بھی اپنے فضل اور رحم کے ساتھ نور کے سوتے چاہے تو وہ نکال سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ چاہے تو ان میں سے بھی ہدایت یافتہ پیدا فرما سکتا ہے۔ یہ اُمید ہے جس کو لے کر آپ آگے بڑھیں۔ اور یہ بے معنی نہیں ہے یاد رکھیں۔ نہایت ہی حیرت انگیز طور پر نہایت ہی فصیح و بلیغ کلام کیا گیا ہے جو مستقبل پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے یعنی واقعہ گزشتہ زمانے کا بیان کیا جا رہا ہے لیکن الفاظ ایسے ہیں جو اسلام کی بعثت ثانیہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ اپنی قوم پر اور اپنے مخالف مسلمانوں پر خواہ وہ آپ کے ہم وطن ہوں یا نہ ہوں بددُعا نہ کریں جیسا کہ میں نے کہا ہے اگر بے اختیاری ہے، مجبوری ہے، بہت دُکھ اُٹھاتے ہیں تو

آئمۃ التکفیر کے لئے آپ کو بددعا کا حق ہے

لیکن ان لوگوں پر نہ کریں، ان کے لئے ہمدردی دل میں رکھیں اُمید کا دامن نہ چھوڑیں۔ تبلیغ توکل کے ساتھ اور اُمید کے ساتھ کریں اور ساتھ دُعا کریں اگر آپ اس نصیحت پر عمل پیرا ہوں گے تو انشاء اللہ دیکھتے دیکھتے یہیں سے ہی جو دُشمن ہیں وہ آپ کے دوست بننے لگ جائیں

گے سے

تم دیکھو گے کہ ان ہی میں سے قطراتِ محبت ٹپکیں گے
بادل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو
یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے

اس لئے خون سے سینچنے کے لئے تو تیار رہیں لیکن یہ اُمید رکھیں اس چمن سے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ چمن ہرا بھرا ہو سکتا ہے آپ کو اپنے خون سے سینچنا پڑے تو سینچیے گے خدا تعالیٰ اگر فضل فرمائے تو آپ کے خون کی قربانی کے بغیر بھی اس کو ہرا بھرا کر سکتا ہے۔ آپ کے آنسوؤں کو بھی وہ قوت بخش سکتا ہے جو اس خشک مٹی کو سیراب کرے اور اس میں سے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نئی شادابی لہلہاتے ہوئے کھیت نمودار ہونے لگ جائیں۔

پس اس اُمید کے ساتھ دُعائیں کریں لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اپنی حفاظت کا اپنے عہدیداروں کی حفاظت کا اور جماعت کی عمومی حفاظت کا خیال رکھیں۔ تبلیغ کریں مگر حکمت کے ساتھ، محبت اور پیار کے ساتھ اور اس یقین کے ساتھ اور اس یقین کے ساتھ اور اس یقین کے ساتھ کہ

خدا کی قسم آپ لوگوں نے لازماً فتحیاب ہونا ہے

تمام دُنیا میں یہ پھیلتے چلے جائیں آپ کا تعاقب کرتے ہوئے کبھی کسی قیمت پہ بھی آپ کو خدا تعالیٰ نے ناکام نہیں فرمانا۔ آپ موسیٰ کی قوم نہیں ہیں جس نے یہ کہا تھا اِنَّا لَمُدْرَکُوْنَ آپ نے دیکھا کہ یہ آپ کا پیچھا کرتے ہوئے یہاں آئے لیکن اس کے نتیجے میں آپ کا ایمان بڑھا ہے۔ ہرگز یہ آواز آپ کے دلوں میں پیدا نہیں ہوئی کہ ہو ہو ہم پکڑے گئے جیسا کہ موسیٰ کی قوم نے کہا تھا۔

اس لئے گو میں یہی کہوں گا کہ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔ یقیناً میرا رب میرے ساتھ ہے لیکن صرف اس پر میں اکتفا نہیں کروں گا بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلامی میں یہ کہوں گا

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا

غم نہ کرنا خدا میرے ہی ساتھ نہیں خدا آپ کے ساتھ بھی ہے، ہمارے ساتھ خدا ہے۔ ہم سب کا خدا ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا خدا جو ہم سب کے ساتھ جیسے پہلوں کے ساتھ تھا آج بھی ہے۔ پس اس یقین کے ساتھ آپ آگے بڑھیں دُشمن آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔

پروگرام دورہ انسپکٹران وقف جدید برائے صوبہ جموں و کشمیر

جماعتہائے احمدیہ جموں کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم محمد عبد الحی صاحب و مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی انسپکٹران وقف جدید مورخہ ۹ر۲۴ سے مندرجہ جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ مبلغین و معلمین کرام و عہدیداران سے درخواست ہے کہ انسپکٹران کے ساتھ وصولی چندہ وقف جدید و تشخیص بجٹ ۸۵ء میں تعاون فرمائیں۔

جموں۔ بھدرواہ۔ سری نگر۔ اسلام آباد۔ بیج بہاڑا۔ لمری پاری۔ یاڑی پورہ چک۔ ایمر چھ۔ کاٹھ پورہ۔ نونہ مئی۔ آسنور۔ کوریل۔ ماندوجن رشی نگر۔ صوفن ناصن۔ گاگرن۔ بیشہ وار۔ سری نگر۔ ترکپورہ۔ بانڈی پورہ ادنہ گام۔ سری نگر۔ اندورہ۔ قادیان۔

تاریخ سے براہ راست اطلاع دی جا رہی ہے

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

دُنیا کی غربت اور رُوحانی فقر و فاقہ کو مٹانے کے لئے

تبلیغ کرو — تبلیغ کرو — تبلیغ کرو

عالمگیر جماعتہائے احمدیہ کے نام سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی اہم اور خصوصی پیغام

لندن
29-8-1985

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیارے بھائیو! اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت آپ سب کے شاملِ حال رہے آمین۔

آپ سب کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ احبابِ جماعت کی تربیت اور ان میں تبلیغ احمدیت کی اہلیت بڑھانے کے لئے جو کلاسیں منعقد کی جارہی ہیں اُن سے پوری طرح فائدہ اُٹھائیں ایسی کلاسیں اگرچہ وقتی اور محدود نوعیت کی ہوتی ہیں لیکن ان کے مفید نتائج کو وسیع اور دیرپا بنایا جاسکتا ہے جو افراد ان کلاسوں میں شامل ہوں۔ اُنہیں مندرجہ ذیل تین باتوں پر خصوصی توجہ رکھنی چاہیئے۔

اوّل — یہ کہ ایسے ہنگامی پروگرام دراصل خفتہ جذبہ کو بیدار کرنے کے لئے وضع کئے جاتے ہیں اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ کلاس میں شامل ہونے والے جو کچھ سیکھیں اُس کو آگے پھیلانے کا کام کریں۔ قرآن کریم میں اس کی بابت ہیں واضح آیت ملتی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے —

"اور مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب (اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے) نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہوا کہ اُن کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر (اُسے دینی سے) ہشیار کرتے تاکہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں"۔

پس جو افراد جو کلاسوں میں شامل ہوں اُنہیں یہ امر پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ جو نیک باتیں اور علمی دلائل وہ سیکھیں وہ ایک لحاظ سے ان کے امین ہیں اور یہ امانت انہوں نے آگے اپنی جماعت کو یا اپنے دیگر احمدی بھائیوں تک پہنچانی ہے کیونکہ اس کے بغیر کلاس میں شمولیت کی غرض پوری نہیں ہوتی۔

دوئم:— یہ کہ ایسی کلاسیں جو منعقد کی جاتی ہیں اُن کے بعض دیگر تقاضے بھی ہیں جو نظروں سے اوجھل نہیں رہنے چاہئیں۔ مثلاً یہ کہ کلاس کا ایک پروگرام اور ڈسپلن ہوتا ہے پروگرام کے بغیر انسانی کوششوں میں جامعیت نہیں آتی بلکہ ایک پراگندگی اور انتشار کی کیفیت غالب رہتی ہے اور ڈسپلن کے بغیر نظم و ضبط برقرار نہیں رہ سکتا اور یہ دونوں باتیں جہاں افراد کے لئے بڑی بنیادی ہیں وہاں قومی زندگی میں ان کی اہمیت کہیں زیادہ ہے اس لئے آپ جہاں خود نظم و ضبط کی پابندی کریں وہاں جماعت کے دیگر افراد میں بھی نظم و ضبط کی پابندی کے اوصاف اُجاگر کریں۔ اور اس کے لئے ایک احمدی کو پہلا اور آخری سبق یہی ہے کہ وہ ہر سطح پر اطاعت کو اپنا شعار بنائے۔ ہمارے محبوب آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اطاعت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا۔

مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَ مَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ۔

یعنی جو شخص میرے مقرر کردہ امیر یا افسر کی اطاعت کرتا ہے وہ دراصل میری اطاعت کر رہا ہے اور جو میری اطاعت کرتا ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور جو میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کرتا ہے وہ دراصل میرا نافرمان ہے اور جو میری نافرمانی کرے وہ دراصل میرے بھیجنے والے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے۔

پس جماعت کی روح ہی نظم و ضبط اور اطاعت کرنا ہے اس لئے ہمارے سب پروگراموں میں یہ روح نمایاں اور نکھر کر نظر آنی چاہیئے۔ ایسی روح رکھنے والی جماعت کے سر پر ہی خدا کا ہاتھ ہوتا ہے جیسے حدیث نبوی ہے کہ —

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

سوئم:— یہ کہ تربیتی اُمور کے علاوہ تبلیغ کے فریضہ کی اہمیت اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جماعتی تربیت تو دراصل مجاہدین تیار کرنے کے مترادف ہے اور تبلیغ کرنا ان مخلص مجاہدین کا آگے فریضہ ہے جس فوج سے لڑائی کا کام نہ لیا جائے اس کی تیاری کی ضرورت ہی کیا ہے پس احمدیت کے زیر اثر آنے والے ہر فرد کی ذمہ داری تبلیغ کرنا ہے اس کے بغیر جماعت کی ترقی اور دیگر تمام ادیان پر اس کے غلبہ کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ہمارے سامنے ہے کہ آپ کس طرح تبلیغ کے لئے مضطر رہتے تھے اور ہر گھڑی اور ہر لمحہ اپنی زندگی کا آپ نے تبلیغ کے جہاد میں صرف کیا اور جو رُوحانی خزائن آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتے انہیں دوسروں تک پہنچانے میں آپ غیر معمولی جوش و جذبہ رکھتے تھے۔ چنانچہ خود آپ کی الفاظ میں حسبِ ذیل عبارت ہمیشہ پیشِ نظر رکھنی چاہیئے:—

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اُس کان میں سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دُنیا میں سب سے بڑھ کر سونا چاندی ہے وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اُس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اُس سے پانا پس اس قدر دولت پاکر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے اُن کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے اُن کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر اُن کو اتنے ملیں کہ اُن کے دامن استعداد پُر ہو جائیں"۔

(اربعین ۲)

پس اے عزیز بھائیو! اوّلاً خود اس قیمتی ہیرے سے تعلق پیدا کرو اُن جواہرات سے اپنے گھر بھرو اور پھر دُنیا کی غربت اور رُوحانی فقر و فاقہ کو مٹانے کے لئے تبلیغ کرو۔ تبلیغ کرو۔ تبلیغ کرو۔

خدا تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اپنی محبت اور پیار کی دولت سے آپ سب کو مالا مال کرے اور رُوحانی مُردوں کو آپ کے ذریعہ دائمی زندگی سے ہمکنار کرے آمین۔

میری طرف سے جملہ احباب جماعت مرد و زن اور بچوں بچیوں کو محبت بھرا السلام علیکم پہنچا دیں۔
جزاکم اللہ تعالیٰ

والسلام

(دستخط) مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

درخواستِ دُعا:— شریمتی شُشیتا چاندنا لکھنؤ گیارہ روپے بحساب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجواتے ہوئے شری کرشن کمار چاندنا عرف ہریش کمار چاندنا جو کڈنی کے آپریشن کے بعد مسلسل دو سال سے جسمانی طور پر مکمل معذور ہو چکے ہیں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے قادیئن کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہیں۔

(ادارہ)

قسط دوئم

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا وادی کشمیر میں ورود مسعود

مختلف جماعتوں کا تربیتی دورہ اور تبلیغی جلسے

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری ناظر تبلیغ و تربیت قادیان

جماعت احمدیہ شورت میں جلسہ عام

جماعت احمدیہ شورت اور جماعت احمدیہ ناصر آباد دونوں نے ملکر لب سڑک واقع جماعت احمدیہ شورت کی عیدگاہ کے کھلے میدان میں ایک جلسہ عام کا انتظام کر رکھا تھا اور اس جلسہ کی خوب تشہیر کر کے غیر احمدیوں کو دعوت دی تھی۔ ۲ بجے بعد دوپہر بعد نماز ظہر و عصر جلسہ کی کارروائی شروع ہونے جا رہی تھی کہ شدید بارش ہو گئی جس کے سبب کچھ وقفے کے لئے کارروائی معطل رہی بعدہٗ مسجد احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت پونے پانچ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جماعت احمدیہ شورت، ناصر آباد، یاری پورہ، چیک ایمرچیچ آسنور، نوبہ مئی اور ہاری پاریگام کے احمدی دوستوں اور مستورات کے علاوہ بعض غیر احمدی دوست بھی جلسہ میں حاضر رہے

جلسہ کی کارروائی محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی عزیز اعجاز میر آف یاری پورہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ ازاں بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مابین بنیادی اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے مسئلہ وفات حیات مسیح اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات پر روشنی ڈالی۔

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے انبیاء و مرسلین کی مخالفت اور ابتلاء و آزمائش کے بارہ میں الٰہی سنت کا ذکر کرتے ہوئے انبیاء و مرسلین اور جماعت مومنین کے صبر و استقامت اور پھر ان کی کامیابیوں کا ذکر کیا۔

مکرم غلام نبی صاحب ناظر آف یاری پورہ نے اپنی ایک تازہ نظم خوش الحانی سے سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا بعدہ خاکسار نے آیت قرآنی اِنْ یَّکُ کاذبًا فعلیہ کذبہ وان یک صادقًا یصبکم بعض الذی یعدکم آیت کی روشنی میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت ثابت کی۔

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ نے کشمیری زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر اچھے رنگ میں روشنی ڈالی۔ مکرم عبدالمجید صاحب ٹاک صدر صوبائی مشاورتی کمیٹی کشمیر نے بھی بزبان کشمیری بڑے اچھے پیرایہ میں جماعت احمدیہ کے بنیادی عقائد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں روشنی ڈالی اور حضور علیہ السلام کے اقتباسات بھی پڑھکر سنائے

آخر میں صدر اجلاس محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا جو قریباً پون گھنٹہ جاری رہا۔ آنمحترم نے انبیاء علیہم السلام کو ملنے والے روحانی غلبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ غلبہ یونہی نہیں مل جایا کرتا بلکہ اس کے پیچھے قربانیوں کا ایک لمبا تسلسل ہوتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال صبر و استقامت اور پھر صحابہ کرام کے قابل تقلید نمونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا آج بھی جماعت احمدیہ ایسے ہی ابتلاء و آزمائش کے دور سے گزر رہی ہے۔ اور ہر احمدی کے دل کی یہی تمنا ہے کہ خدا مجھے مقام شہادت عطا کرے۔ آنمحترم نے احباب جماعت کو اپنی قربانیوں کے معیار کو اور بلند کرنے اور خاص طور پر دعوت الی اللہ کی طرف خصوصی توجہ کرنے کی تلقین فرمائی۔

آخر میں مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے چند اشعار کشمیری زبان میں سنائے بعدہٗ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اس طرح سوا تین گھنٹے جاری رہ کر ۸ بجے شب یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ازاں بعد محترم صاحبزادہ صاحب مع اراکین وفد شورت سے واپس ناصر آباد تشریف لائے اور رات کا کھانا مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب چوہان صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد کے مکان پر تناول فرمایا۔ اگلے دن مورخہ ۶ ستمبر کو صبح مکرم عبدالمنان صاحب زاہد کے مکان پر تشریف لے گئے جہاں انہوں نے ناشتہ کا انتظام کر رکھا تھا۔ ناشتہ سے فارغ ہو کر ۹½ بجے ناصر آباد سے آسنور کے لئے روانہ ہوئے

آسنور میں ورود

مورخہ ۶ ستمبر بروز جمعۃ المبارک محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اراکین قافلہ ۱۱½ بجے قبل دوپہر ناصر آباد سے آسنور پہنچے جہاں کثیر تعداد میں احباب جماعت احمدیہ آسنور دکوریل استقبال کے لئے موجود تھے۔ جماعتی انتظام کے تحت مکرم سید عبدالوہاب صاحب (خلف حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب میر مجاہد) کے مکان پر محترم صاحبزادہ صاحب اور اراکین قافلہ کے قیام کا انتظام تھا۔

نماز جمعہ

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے مسجد احمدیہ آسنور میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ آنمحترم نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں داعی الی اللہ بننے کی طرف خصوصی توجہ دلائی دعوت الی اللہ کے راستے کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے نظیر صبر و استقامت کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہمیں بھی اس راہ میں مخالفت اور تکالیف کا سامنا کرنا ہوگا اور اس کے بعد ہی ہمیں ترقی نصیب ہو گی۔

آخر میں آنمحترم نے مسجد احمدیہ کو پہلی مسجد سے وسعت کیساتھ تعمیر کرنے کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ آسنور کی خلصانہ جدوجہد پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اپنی کوششوں کو تیز تر کرتے اور آئندہ ترقیات پر یقین رکھتے ہوئے "وسع مکانک" کے مطابق وسیع مسجد تعمیر کریں۔

جماعت احمدیہ کوریل میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۷ ستمبر کو قبل دوپہر محترم صاحبزادہ صاحب کوریل تشریف لے گئے جہاں مکرم عبدالغفار صاحب شاہ کے مکان پر جماعتی انتظام کے تحت دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا ظہر و عصر کی نمازوں اور کھانے سے فراغت کے بعد مسجد احمدیہ کوریل کے صحن میں محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم اعجاز احمد کی نظم خوانی کے بعد خاکسار محمد انعام غوری نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ تبلیغ اور صبر و استقامت پر روشنی ڈالی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کی طرف توجہ دلاتے ہوئے احباب جماعت کو دعوت الی اللہ کے فریضہ کی طرف متوجہ کیا۔ آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں احباب جماعت کو اسلام اور احمدیت کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتے ہوئے اپنی تبلیغی مساعی کو تیز تر کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ آنحضرت صلعم کے عہد مبارک میں اور پھر خلفاء کرام کے زمانہ میں جو فتوحات ہوئیں وہ ایک طویل و صبر آزما جدوجہد اور بے شمار قربانیوں کا نتیجہ تھیں۔ آج بھی ہمیں غلبہ اسلام کی مہم کو سر کرنے کے لئے حضرت ابوہریرہؓ اور دیگر صحابہ کی طرح قربانیاں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ آنمحترم نے احباب جماعت کو ان کے اسلاف کی قربانیوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اب آپ کا فرض ہے کہ اپنے اسلاف کی ان قربانیوں کو نہ صرف زندہ کریں بلکہ موجودہ تقاضوں کے پیش نظر اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند بھی کرتے جائیں۔

آسنور میں تربیتی جلسہ

اسی روز بعد نماز مغرب و عشاء

مسجد احمدیہ آسنور میں زیر صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جلسہ کی کارروائی مکرم عبد الستار صاحب پنڈت کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی مکرم محمد الیاس صاحب ... نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا بعد ازاں مکرم محمد لطف اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ آسنور نے حضرت صاحبزادہ صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم کی تھی۔ موصوف نے آیت قرآنیہ تعاونوا علی البر والتقویٰ و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو چاہئے کہ نیکی اور تقویٰ کے بارہ میں ایک دوسرے سے تعاون کریں اور اس دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کریں

دوسری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے آیات کریمہ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا ...... الخ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کی روشنی میں وضاحت کی کہ امام الزمان حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد جب ہم اپنے گناہوں کی مغفرت اور برائیوں سے پاکیزگی حاصل کرنے کے بعد ابرار کے زمرہ میں شمار ہونے لگیں گے تب ہی اس موعود غلبہ سے ہم متمتع ہو سکیں گے جس کے تمام رسولوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

ازاں بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے اطاعت نظام کی تلقین کرنے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی تحریکات دعوت الی اللہ، نئے مراکز، کمپیوٹرائزڈ ٹائپ رائٹر اور لندن میں مطبوعہ نئی کتب کی خرید کے سلسلہ میں احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ حضور انور کی ان تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کریں

آخر میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے اپنی صدارتی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہ حضرت ... مفتی محمد صادق صاحب، حضرت مولوی سرور شاہ صاحب، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

نیز آسنور کے بزرگان حضرت عمر ڈار صاحب اور حضرت خواجہ عبد الرحمن صاحب آف آسنور، حضرت خواجہ عبد الرحمن صاحب ڈار وغیرہم کا ذکر فرمایا اور ان کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے ---- اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

آسنور میں دو روزہ قیام کے دوران جماعت کے مختلف احباب نے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں دعوت کا انتظام کیا چنانچہ ۶ ستمبر کو دوپہر کے کھانے کا انتظام مکرم محمد امین صاحب نائک نے کیا تھا جبکہ شام کی چائے اور رات کے کھانے کی دعوت مکرم بشارت احمد صاحب ڈار کی طرف سے تھی، ۷ ستمبر کی صبح ناشتہ پر مکرم نثار احمد صاحب شاہ نے دعوت دی تھی۔ اس دن دوپہر کا کھانا کوریل کی جماعت میں ہوا اور مکرم علی محمد صاحب پنڈت آسنور نے شام کی چائے پر بلایا تھا جبکہ رات کے کھانے کی دعوت مکرم خواجہ جلال الدین صاحب ڈار نے کی، اور ۸ ستمبر کی صبح کو ناشتہ کا انتظام مکرم عبد القدیر صاحب نائک نے کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

آسنور میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے صلاح الدین صاحب بدرشی، عبد الوہاب صاحب نائک، عبد العزیز صاحب نائک صابر اور غلام رسول ملک صاحب مختصر اور کوریل میں اہلیہ مکرم مولوی نور احمد صاحب شہید بیوہ مکرم عبد الواحد صاحب اور والدہ مکرم سید عبد الحی صاحب ناظر اشاعت و تصنیف ربوہ کے گھروں پر جا کر ان کی عیادت فرمائی اور دعا کی نیز غلام محمد صاحب ماگرے کے گھر جا کر ان کے بیٹے محمد ایوب مرحوم کی وفات پر تعزیت کی

ماندوجن میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۸ ستمبر کو محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مع اراکین وفد گیارہ بجے صبح آسنور سے روانہ ہو کر تقریباً بارہ بجے دوپہر ماندوجن پہنچے جہاں مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب کے مکان پر قیام ہوا۔ ٹھیک ایک بجے دوپہر مولوی صاحب موصوف کے مکان کے سامنے کھلے میدان میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی صدارت میں ایک تبلیغی جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں احمدی

دوستوں کے علاوہ غیر احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کی کارروائی مکرم طاہر احمد صاحب شاہ صدر جماعت ماندوجن کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی مکرم خورشید احمد صاحب نے نظم سنائی بعد ازاں مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر نے کشمیری زبان میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مابین بنیادی اختلافات کی وضاحت کرتے ہوئے مسلمانوں کے موجودہ اعتقادی و عملی حالت اور آنحضرت صلعم کی تجدید دین کے متعلق بشارات کا ذکر کیا۔

ازاں بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ ہم حضرت بانی جماعت احمدیہ کو کیوں امام مہدی کی حیثیت میں تسلیم کرتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ امام مہدی علیہ السلام کو ماننے کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ حقیقی اسلام اور قرآن مجید کی حسین تعلیمات سے روشناس ہو کر ان پر عمل پیرا ہے جبکہ دیگر مسلمان اس سے بے بہرہ ہیں۔

ازاں بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین کے ساتھ مناظرے بھی ہوئے اور مباہلے بھی اسی طرح آپ نے دعاؤں کی قبولیت اور قرآن کریم کے حقائق و معارف بیان کرنے میں مقابلہ کی دعوت بھی دی لیکن ہر میدان میں مخالفین کو ناکامی کا سامنا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کامیابی عطا فرمائی۔ آنمحترم نے غیر احمدی دوستوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ لوگوں کو غور کرنا چاہیئے کہ اگر نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب جھوٹے تھے تو پھر کیوں اللہ تعالیٰ نے آپ کی نصرت و مدد فرمائی۔ آخر میں احباب جماعت کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا جب تک ہمارے اعمال اور ہمارے معاملات درست نہیں ہونگے اس وقت تک ہم ہزار دلائل ان کے سامنے پیش کریں خاطر خواہ اثر نہ ہو سکا اس لئے ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے۔

آخر میں محترم ملک صلاح الدین صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا حضرت امام مہدی علیہ السلام کے برکت سے ایسا روحانی انقلاب برپا ہوا کہ جماعت احمدیہ دیگر مسلمانوں سے بحیثیت جماعت، اعتقادی اور عملی

اور اخلاقی اور روحانی لحاظ سے نمایاں امتیاز رکھتی ہے۔ آنمحترم نے اس ضمن میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی مساعی اور مالی قربانیوں کا بھی ذکر کیا ---- اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے اختتام پر مسجد احمدیہ ماندوجن میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئی بعدہٗ دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر ۱/۲ ۳ بجے سہ پہر ماندوجن سے مانلو کے لئے روانہ ہوئے۔

مانلو میں تربیتی جلسہ

محترم صاحبزادہ صاحب مع اراکین وفد قریباً پانچ بجے سہ پہر مانلو پہنچے اور مکرم عبد الرؤف صاحب فارسٹر کے مکان پر قیام فرمایا۔ رات مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد مسجد احمدیہ میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا مکرم محمد رمضان صاحب شیخ کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم ظفر محمود صاحب قریشی کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مانلو نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے کشمیری زبان میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مابین بنیادی اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعدہ خاکسار نے احباب جماعت کو غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت قیادت میں اپنی مساعی کو تیز تر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

خاکسار کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے تقریر فرمائی موصوف نے بتایا کہ انبیاء و ماموریں کی جماعتیں ہمیشہ ابتدا میں نہایت کمزور ہوتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی سے ان کی کمزوری کو قوت اور غلبہ میں تبدیل کر دیتا ہے اس طرح بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت بھی ابتداء ہی سے باوجود شدید مخالفت کے کمزوری کی حالت سے نکل کر بتدریج ترقی پذیر ہے نیز مخالفین کی ناکامی و نامرادی کا ذکر کرتے ہوئے مقدمہ ڈاکٹر مارٹن کلارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باعزت بریت اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی عبرتناک ذلت کا بھی ذکر فرمایا۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

شاہراہِ غلبہ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ (اڑیسہ) کی تبلیغی مساعی

مکرم سید فضل نعیم صاحب ناظم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ رقمطراز ہیں کہ خاکسار اور مکرم مولوی غلام ہادی صاحب معلم وقفِ جدید مورخہ ۱۲/۸/۸۵ کو سونگھڑہ سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک ہندو قصبہ جھاڑسہ ور بیا بذریعہ بس احمدیت کی تبلیغ کے لئے نکلے اور وہاں پہنچ کر پرائمری سکول کے اساتذہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر اور کالج کے پرنسپل اور لیکچرار حضرات سے ملاقات کی انہیں کثیر تعداد میں جماعتی لٹریچر دیا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔

لجنات اماء اللہ بھارت کی خوش کن تبلیغی اور تربیتی سرگرمیاں

★ — محترمہ صبیحہ اختر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یادگیر تحریر فرماتی ہیں کہ پہلی مرتبہ جلسہ "یوم اُمہات" کا انعقاد کرنے کا موقعہ ملا۔ مورخہ ۱/۸/۸۵ کو ٹھیک دو بجے جلسہ یوم اُمہات منعقد کیا گیا۔ جس میں محترمہ رشیدہ جہاں صاحبہ کی تلاوت اور امۃ المتین صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ امۃ السلیم صاحبہ اور محترمہ رسول بی صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر حضور خلیفۃ المسیح الثالث رح کے ارشادات بھی سُنائے گئے۔ دُعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

★ — محترمہ محمودہ رشید صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۸/۸/۸۵ کو احمدیہ جوبلی ہال میں جلسہ "یوم اُمہات" منایا گیا عہدنامہ دُہرانے کے بعد خاکسار نے تلاوت کی اور محترمہ نزہت ناصرہ صاحبہ نے نظم پڑھ کر سُنائی بعدہٗ محترمہ فرحت اللہ دین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔ محترمہ سیما جاوید صاحبہ، محترمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ اور محترمہ فوزیہ ظفر صاحبہ نے تقاریر کیں۔ دوران تقاریر محترمہ نزہت فاطمہ صاحبہ، محترمہ امۃ الانیس صاحبہ نے نظمیں پڑھیں محترمہ صدر صاحبہ کے صدارتی خطاب کے بعد محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری تبلیغ نے ان دو بہنوں کا مختصر تعارف کرایا جو حال ہی میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی ہیں۔ نمازیں بھی باجماعت ادا کی گئیں۔ اجلاس میں ۲۹۰ ممبرات لجنہ اور ناصرات شریک ہوئیں۔

★ — محترمہ امۃ النور صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سورو اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۱/۸/۸۵ سے پندرہ روزہ تربیتی کلاس لگائی گئی۔ جو موسلا دھار بارش کی وجہ سے پانچ روز بند رکھنی پڑی۔ کلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوتا رہا۔ اس کے بعد حدیث نبوی، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دوسری کُتب کا درس دیا جاتا رہا۔ ہر ممبر سے اردو پڑھوا کر اس کے تلفظ کی اصلاح کی گئی سورہ بقرہ کی ابتدائی ۱۷ آیات مع ترجمہ نماز باترجمہ اور سورۃ کہف کی ۱۰ آیات اور متعدد دُعائیں بہنوں کو زبانی یاد کرائی گئیں۔ کچھ ممبرات نصاب یاد کر چکی ہیں اور کچھ یاد کر رہی ہیں۔

★ — محترمہ محمودہ رشید صاحبہ صدر لجنہ حلقہ سعید آباد (حیدر آباد) رقمطراز ہیں۔ ماہانہ اجلاس میں طے شدہ پروگرام کے مطابق ۵ اگست کو ٹھیک گیارہ بجے محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ کی سرکردگی میں ۶ ممبرات لجنہ حلقہ سعید آباد ۴ ممبرات لجنہ حلقہ چنچل گوڑہ نے تبلیغی دورہ کا پروگرام شروع کیا۔ مکرم احمد حسین صاحب کے مکان پر محلہ کی ایک زیر تبلیغ خاتون محترمہ رابعہ بی صاحبہ جو اکثر وہاں آتی رہتی ہیں کو تبلیغ کرنے پر وہ فوراً بیعت کے لئے آمادہ ہو گئیں اور اُسی وقت اپنا بیعت فارم پُر کر دیا۔ اس کے بعد چنچل گوڑہ جا کر وہاں دو گھروں کی مستورات کو مؤثر رنگ میں تبلیغ کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو بارآور کرے اور نو احمدی بہن کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

★ — محترمہ فردوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بجدرواہ تحریر فرماتی ہیں کہ انفرادی طور پر ہفتہ قرآن مجید کا آغاز محترمہ ناصرین کوثر مبین صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نظموں اور تقاریر کے پروگرام میں محترمہ رابعہ پروین صاحبہ منڈاشی۔ محترمہ زرینہ بانو خان صاحبہ۔ محترمہ روبینہ بانو گنائی صاحبہ، محترمہ نسرین کوثر حمید صاحبہ۔ محترمہ امۃ الحفیظ ملک صاحبہ اور محترمہ فردوس بیگم ملک صاحبہ نے حصہ لیا۔ دُعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

پھنتہ کنٹہ اور وڈمان (آندھرا) میں تربیتی اور تبلیغی جلسے

مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد لکھتے ہیں کہ مورخہ ۹/۸/۸۵ بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں زیر صدارت محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے کی اور نظم مکرم محمود احمد صاحب نے پڑھ کر سُنائی بعدہٗ خاکسار حمیدالدین شمس، مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم اور محترم صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔

● — مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس ہی رقمطراز ہیں کہ یکم ستمبر کو ٹھیک گیارہ بجے دوپہر وڈمان میں مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب کی زیر صدارت مسجد احمدیہ میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ غیر از جماعت افراد بھی اس جلسہ میں شریک تھے ان کو بھی جماعت احمدیہ کے بارے میں اپنے شکوک و شبہات کے اظہار کا موقعہ دیا گیا۔ ان کی طرف سے جو اعتراضات کئے گئے۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے ان کے جوابات دیئے۔ مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب اور مکرم سیٹھ محمد ضیاالدین صاحب نے اس موقع پر مخلصانہ تعاون دیا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی تبلیغی مساعی

مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد مبلغ یادگیر اطلاع دیتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کے زیر اہتمام خاکسار اور مکرم ولی الدین خان صاحب معلم وقفِ جدید کی سرکردگی میں بیس خدام نے بذریعہ جیپ یادگیر سے تقریباً ساٹھ کلومیٹر دور ایک مقام گرمٹکال کا تبلیغی دورہ کیا۔ جہاں خدام نے پوری بستی میں غیر احمدی احباب کو فولڈر کی شکل میں لٹریچر تقسیم کیا۔ خاکسار اور مکرم ولی الدین خان صاحب نے تقریباً بارہ افراد سے نصف گھنٹہ تک مختلف مسائل پر گفتگو کی۔ دوسرے دن نیکل اور خانہ پور میں بھی لٹریچر تقسیم کیا۔ جیپ کار کے اخراجات مکرم سیٹھ عبدالسبحان صاحب نے برداشت کئے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔ عرصہ زیر رپورٹ کے دوران ہفتہ قرآن بھی منایا گیا۔

جماعتِ احمدیہ پینگاڈی کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن مجید کا اہتمام

مکرم این محی الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ و تربیت پینگاڈی تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ تا ۲۹/۸/۸۵ ہفتہ قرآن منایا گیا۔ اس دوران مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب وعشاء مختلف موضوعات پر مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم شفیع احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پینگاڈی۔ مکرم این کنجی صاحب نائب صدر و سیکرٹری تعلیم۔ مکرم پروفیسر ایم محمد صاحب ایم اے۔ مکرم سی ایچ عبدالقادر صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ پینگاڈی۔ پروفیسر پی محمود احمد صاحب۔ مکرم کے پی زبیر صاحب مکرم ایس وی زین الدین صاحب۔ مکرم پی عبدالحمید صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

مبلغ سلسلہ پونچھ کی تبلیغی مساعی

مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر لکھتے ہیں کہ ۷ ستمبر ۱۹۸۵ء کو شری کرشن جی مہاراج کی جنم اشٹمی پر گیتا بھون پونچھ میں ایک اجتماع ہوا جس میں پونچھ کے علاوہ دہلی، جموں اور دوسرے علاقوں کے ہندو دوست شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر خاکسار نے بھی حضرت کرشن علیہ السلام کی سیرت و سوانح کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ نیز حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت اور آپ کی صداقت کے بارہ میں بھی وضاحت کی۔

مورخہ ۲۹/۸/۸۵ کو مکرم عظیم الدین صاحب کے بیٹے کی شادی کی تقریب عمل میں آئی جس میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوست مدعو تھے۔ بعد نماز مغرب ایک تبلیغی جلسہ شمس الدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں خاکسار نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت پر روشنی ڈالی۔

عید الاضحیہ کے موقعہ پر

قادیان میں قربانی کی رقوم بھجوانے والے احباب

(فہرست نمبر ۲)

عید الاضحیہ ۱۹۸۵ء کے موقعہ پر جن افراد نے قادیان میں قربانی دینے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں ان کے اسماء بغرض دُعا ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی قربانیاں قبول فرمائے اور ان کے اخلاص و اموال میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

NO	NAME	
1	BP. IR. PIPIP SUMANTRI	INDONESIA.
2	NY. ELIS HORLINA PS.	〃
3	AMI NADIA RAHMAN	〃
4	QANITA	〃
5	BUSHRO	〃
6	ZOHRO	〃
7	SAFIYYA	〃
8	BP. MAMAN LUKMAN	〃
9	IBU ENAH UMAENAH	〃
10	KANCE K.F. (ALM)	〃
11	VIKKY (ALM)	〃
12	IBU EMAH (ALM)	〃
13	BP. NANI SUDARMA (ALM)	〃
14	IBU DJUHRIAH	〃
15	IBU YAMAH KANASIN	〃
16	SUGIO YUWONO	〃
17	PARYATI	〃
18	IBU ASTRIDA YANI	〃
19	ASTARIYA	〃
20	BP. M. SANUSI	〃
21	MANTU BP. M. SANUSI	〃
22	DR. AHMAD DAHLAN	〃
23	NY. AHMAD DAHLAN	〃
24	H.M. AHMAD CHEEMA. H.A. SY.	〃
25	OMON Y.K.	〃
26	KELUARGA BP. IR QAYYUM	〃
27	NY. MAAN	〃
28	R.J.A. BUDIAPRAJI	〃
29	SITI MASITOH (ALM)	〃
30	JAMBA SURDIA	〃
31	TRIMON ARTINAAH	〃
32	ENTUR MUHAMMAD TOYYIB	〃
33	NY. SRI WENDA TOYYIB	〃
34	BP. SALEH BAL PAS	〃
35	IR. SUSANTO MASKAWAN	〃
36	NY. SUSANTO	〃
37	NY. TAHERA ZAKIR	〃

NO	NAME
38	KEL. SUTAN ALAMSYAH
39	KEL. AMINAH NUSRAT
40	BP. DSR. MAKIH AHMAD
41	BP. AHMAD RAZAK.
42	BP. WARSITA
43	IMAN KUSNAMA
44	H. HASYIM
45	IBU TAYIMAH MISUN
46	SYARIF AHMAD
47	NY. ZURAEDAH AMIR
48	NY. SUJATMI
49	BP. YUSUF AHMAD
50	BP. RIFAI
51	BP. DAHNAN MANSYUR
52	IWAN TAUFIK
53	DR. AZHARI.
54	IMRAN
55	TATANG KOSWARA
56	NURAINI MUBARIKAH
57	NY. NURMANI M.L. MAALA
58	IR. ADE KARSANA
59	NY. NURSIDAH
60	IR. ASEP
61	IR. ADE KARSANA
62	drs. ASFIAN MANSYUR
63	NY. ASFIAN
64	SUMARDI J.
65	DJOKO PRAMONO
66	CHAIRUL BAHRI
67	NONA CHAIRUNISA MAALA
68	HARUN AL-RASYID
69	NY. DJUBAEDAH MANAN
70	M. HANAFIE S.M.
71	MAHMUD AHMAD
72	BP. SALEH BAL PAS
73	BP. ABDULLAH H. GEDAD
74	BP. ABDUL GANI

No	NAME
75	CABANG GONDRONG
76	NAI SAN
77	NY. H. LEHA

No	NAME
78	MASYARUDDIN
79	BP. SUEB (ALM)
80	BP. AHMAD YUSUF

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضؓ بقیہ صفحہ (اوّل)

اس کام کو پورا کرنے کے لئے چار سال کا عرصہ چاہیئے تاہم کوشش کروں تو اس کے لئے ایک سال بھی کافی ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے بعد آپؓ نے ایک سال کی بہترین صحت والی زندگی پائی۔ تین سال بیماری کی حالت میں گزارے اور قریباً چار سال کا عرصہ پورا کر کے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اس وقت تک وہ اپنا کام بھی پورا کر چکے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ چوہدری صاحبؓ کسی قسم کے خوف میں مبتلا ہوئے بغیر موت کا سامنا کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اُن کے بہت سے پیارے دوسرے جہان میں آباد ہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری صاحبؓ کو اپنے قرب خاص میں اعلیٰ ترین مقام سے نوازے اور آپؓ کے خاندان کے جملہ افراد کو صبر و تحمل کے ساتھ اس عظیم صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

نیوز بلیٹین میں درج تفصیل کے مطابق حضرت چوہدری صاحبؓ کی وفات یکم ستمبر کو ہندوستانی وقت کے مطابق صبح ½9 بجے ہوئی۔ پولو گراؤنڈ لاہور میں چالیس ہزار سے زائد افراد نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھی۔ ازاں بعد ۳۸ پرائیویٹ اور پولیس گاڑیوں کے جلوس میں ٹھیک ½2 بجے دو پہر آپؓ کا جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔ انگلستان سے آپؓ کی نماز جنازہ میں شریک ہونے کے لئے مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں امیر جماعت احمدیہ یو کے، مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد مشنری انچارج یو کے اور محترمہ مبارکہ صاحبہ نمائندہ لجنہ اماء اللہ یو کے پر مشتمل سہ رکنی وفد پاکستان گیا۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا کشمیر میں ورود مسعود بقیہ صفحہ ۱۲

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ جب ہم چند سال پہلے آپ کی بستی میں آئے تھے اُس وقت مخالفین نے آپ کے گھر جلا ڈالے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ہم نئی مسجد میں بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے اموال و نفوس میں بھی برکت عطا فرمائی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ الٰہی سلسلوں کو بہر حال قربانیاں دینی پڑتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کے عوض بے شمار انعامات سے بھی نوازتا ہے۔

آخر میں آنمحترم نے مضافات قادیان اور آندھرا ورنگل کے علاقہ میں ہو رہی تبلیغ اور اس کے خوشکن نتائج کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو اپنی تبلیغی مساعی کو تیز تر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ جلسہ برخواست ہوا۔

اگلے دن مورخہ ۹ ستمبر کو ہماری قیام گاہ پر مقامی احباب جماعت کے بعض غیر احمدی تعلیم یافتہ دوست تشریف لائے تھے جن سے ڈیڑھ گھنٹہ تک اختلافی امور پر سیر کُن تبادلہ خیالات کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان فرمائے۔

مانلو میں ایک روزہ قیام کے دوران بھی حضرت صاحبزادہ صاحب نے بعض بیمار دوستوں کے گھر تشریف لے جا کر عیادت فرمائی اور دُعا کی۔ نیز مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت مانلو کی درخواست پر ان کے گھر پر تشریف لے گئے اور دُعا کی۔ ناشتہ سے فارغ ہو کر قریباً ½11 بجے قبل دو پہر مانلو سے میشواڑ کے لئے روانگی عمل میں آئی۔ (باقی آئندہ)

دعائے مغفرت

مکرم سید احمد میاں صاحب لکھنؤ بیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی اہلیہ مرحومہ جو پیتہ کے اپریشن کے بعد یکم مارچ ۱۹۸۵ء کو بعمر ۶۳ سال وفات پاگئیں تھیں کی مغفرت و بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ۔ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA-700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآنِ مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE-279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو ٭ کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کیلئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے!

● الیکٹریکل انجینئرس ● الیکٹریکل ورکنگ
● لائسنس کنٹریکٹس ● موٹر وائنڈنگ

C-10 LAKMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA.

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 } ٹیلیفون BOMBAY-58.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام ص۔ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بون مل } نمبر ۱۸-۲-۵۰ تلک نگر حیدرآباد۔ ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹ ۷۰۰۰

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لیمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار!!

HM براے:- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل اور سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

13, SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS-600004.

PHONE NO. } 76360
74350

آٹو ونگس

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS.

SHED NO. C-16

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI-571201.

PHONE { OFFICE- 800
RESI.- 283

رحیم کاٹج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY-8.

ریگزین۔ فوم جینس۔ ویلویٹ اور چمڑے سے تیار کردہ بہترین، معیاری اور پائیدار سوٹ کیس بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)، بیڈنگ بیگ، منی پرس۔ پاسپورٹ کور۔ اور بلٹ کے مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز۔!!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر ۴۴۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

پیشکردہ :- } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسیز ۔ مدینہ میدان روڈ ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس ۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"
(کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI-12 — CANNANORE :- 4498.

حیدر آباد میں

فون نمبر :- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد ۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۱)

فون نمبر :- 42916 —— ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون ۔ بون میل ۔ بون سینیوس ۔ ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن ۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو!"
(الوصیت)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۸۵ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی ۳